فہرست کتاب چہار گلزار شہدا	صفحہ

تمت

محمد رسول الله والذین معه اشداء علی الکفار

کتاب مستطاب تالیف جناب مولانا مولوی محمد فضل رحمان صاحب



بتصحیح و اهتمام بنده کمترین سید جمال الدین حلیه طبع پوشید

مطبع مظهر العجائب مدراس سنه ۱۲۸۱ هجری



بسم اللہ الرحمن الرحیم

جمیع حمد حامدین کی ویسے خلاق علی الاطلاق کو زیبا ہی
جسنے یکمشت خاک کو بید قدرت سے بصورت انسان کی
بنایا اور ملائکہ کرام کا مسجود کیا اور ذریت مین انکے
کسیکو شقی کسیکو سعید قلم قدر سے لکہا اور رسولون پیغمبرون
کو مبعوث کر نیک و بد کا شعور عنایت کیا اور قرآن مجید
و فرقان حمید مین بایہ تِلْکَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَہُمْ
عَلٰی بَعْضٍ مِنْہُمْ مَنْ کَلَّمَ اللّٰہُ وَرَفَعَ بَعْضَہُمْ

درجات قرب تفاوت پیغمبرون کا بیان فرمایا اور صلوۃ
وسلام رسول خاص المبعوث الی کافۃ انام پر ہووی کہ جسپر آیہ
وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا
بَلْ اَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ فَرِحِيْنَ بِمَا اٰتٰهُمُ
اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا
بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ اَنْ لَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ
نازل فرمایا اور تمام رسولوں پیغمبرون کا سرتاج و خاتم الرسل
گردانا اور اوپر آل و اصحاب اونکے کہ قوانین اسلام کی تقویت
و ترویج دی اور اپنے جان عزیز و مال کثیر کو خدا و رسول کی
راہ مین نثار کی اجمعین الی یوم الدین بعد حمد اور صلوۃ کے
ناظران اخبار محمدی و واقفان سیر مصطفوی پر مخفی و محتجب

رہی کہ جب یہہ خاک پای اہل اسلام و آستانہ روب علماء
خیر الانام علیہ التحیہ والسلام امید وار رحمت یزدان و مستمند
غفران رحمان محمد فضل رحمان بن مولوی محمد عبد القادر
بن تاج العلماء زمان مالک زمام فتوی مسند نشین عدل و انصاف
عارف باللہ و ہادی الی اللہ مولانا حاجی الحرمین الشریفین
حافظ مولوی محمد فضل اللہ صاحب ادام اللہ ظلالہ اوزاد اللہ
فیضہ فی الخلایق نظر کیا کہ اکثر رسائل کیفیت وفات مین جناب
رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ذکر شہادت مین
سید الشہدا امام حسن و حضرت امام حسین رضی اللہ تعالی عنہما کی
زبان ہندی اور فارسی مین مسطور ہین اور کیفیت شہادت
خلفاء راشدین مین کوی کتاب نظر مین نہین آی اسواسطے

عہد دولت مین جناب نواب نامدار فلک اقتدار سکندر صولت
ارسطو فطرت دارا حشمت کیقباد رقم وزیر اعظم عالی ہمم
سراج منیر دودمان محمدی خلاصۂ خاندان مرتضوی زیر یا تدبیر گوہر
یکتائی ممالک آصفیہ نواب مستغنی الصفات میر تراب علیخان
بہادر سالار جنگ شجاع الدولہ مختار الملک زیادہ کرے کریم
لم یزل اپنی حبیب کریم کی تصدق سے عمر اور اقبال اونکا
اور حق سبحانہ جل شانہٗ یمن اور برکت سے اُن چار یار
مصطفیٰ اور تائید سے روح مبارک مرتضیٰ کے ہموارہ ناصر
موید لشکار رہی کہ تمام خلق کو داد اور انصاف سے مسرور اور
خوش بند اور جود و سخا سے مستغنی فرماے کہ ہر کہ و مہ اس
شعر کو ترنم کر رہا ہی شعر تزا دیدہ و حاتم را شنیدہ شنیدہ

کے بود مانند دیدہ کے موافق ارشاد برادر دینی و محب راہ

یقینی الزایر لقبر رسول الثقلین و حاجی الحرمین محمد منور صاحب کے

بہہ بیحمدان کتب صحیحہ و معتبرہ اہل سنت و الجماعت سے مانند

تاریخ خلفا مولانا جلال الدین سیوطی و استیعاب فی احوال الاصحاب

ابن عبد البر و روضۃ الاحباب ملا جلال الدین محدث و تفسیر

فتح العزیز مولانا شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی و سیرۃ محمدی

مولوی محمد کرامت العلی الدہلوی و تفسیر معالم التنزیل و شواہد النبوۃ

و غیرہم سے انتخاب کر ترجمہ اسکا ہندی زبان میں بقدر حوصلہ

اپنی تحریر کیا اب خدا کریم لم یزل سے امیدوار ہی کہ برکت

سے ان چار یار محمد مصطفی احمد مجتبی صلی اللہ علیہ و سلم اس مشت

خاک غریق بحر عصیان کو نار جہنم سے آزاد کرتے نعلین سید الکونین

و شہدا ر فی سبیل اللہ کی رکہی اور اس رسالہ کو بہ چہار

گلزار اسشہدا نامزد کیا اور ہر گلزار کو چار چمن پر تقسیم کیا

گلزار اوّل منقسم چہار چمن پر چمن اوّل ذکر اسلام مین امیر المومنین

خلیفۂ رسول اللہ سیدنا و مرشدنا حضرت ابو بکر صدیق صاحب

رسول اللہ رضی اللہ عنہ چمن دوسرا فضایل مین چمن تیسرا

ذکر وفات مین چمن چوتہا ذکر کرامات مین چمن اوّل ذکر اسلام

مین حضرت ابو بکر صدیق کی منشیان اخبار اخیار محمدی و محرران سیرت

احمدی کی دفاتر قدیمہ مین ایسا تسطیر کی ہین کہ اسم مبارک ابو بکر

عبد اللہ بن ابی قحافہ عثمان بن عامر بن عمر بن کعب بن سعد بن تیم

بن مرہ بن لوی بن غالب قرشی تہا طبرانی عبد اللہ بن زبیر سے

روایت کی کہ ابو بکر کا نام عبد اللہ تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فرمای کہ تو عتیق اللہ یعنے آزاد کیا ہوا اللہ تعالیٰ کا ہی نار جہنم سے

اسواسطے اُنکا نام عتیق مشہور ہوا ابن سعد ابن سیرین سے روایت

کرتی ہین کہ نام اُنکا عتیق ہی مگر صحیح یہی کہ لقب ہی اور نسب

شریف اُنکا صحیح ہی ایسا کوی شخص نہین کہ منسوب ہونے سے

اوسکی عیب کیا جاوے قاسم بن محمد بن ابی بکر عایشہ صدیقہ سے روایت

کئی ہین کہ نام ابو بکر کا عبد اللہ تہا اور ابو قحافہ کو تین فرزند تھے

اُن تین کا عتیق نام رکہے تھے اور استیعاب مین مذکور ہی

کہ نام خلیفہ اول کا عبد الکعبہ تہا رسول اللہ نے عبد اللہ سے

تبدیل فرمای اور وجہ صدیق کی یہہ ہی کہ جو امر خدا کا رسول اللہ نے

فرمائی ابو بکر بے شبہ اور بے تامل اسکو تصدیق کرتی اور بعضے

لکھتے ہین کہ جب حضرت رسول مقبول کو معراج ہوا اور کفار قریش

سماعت سے اس حالت غریب کے متعجب ہوے ابو بکر صدیق کے
مکان مبارک پر اگر ارشاد نبوی کو ظاہر کیے ابو بکر کہے کہ جو ارشا
د رسالت پناہی ہی سب صدق اور راست ہی وہ کفار براہین
و دلایل چاہے ابو بکر جواب فرمائے کہ حضرت جبرئل امین
سدرۃ المنتہی سے آن واحد مین زمین پر کیا نزول کرتے
ہین وہ کفار بحکم فَبُهِتَ الَّذِيْ كَفَرَ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي
الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ زرد رو شرمندہ ہو چلے گئی اس روز سے
بلفظ صدیق لقب مشہور ہوا اور والدہ شریفہ کی کنیت
ام الخیر نام انکا سلمی بنت ضمیر بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد
بن تیم مرہ جوہری ہین ابو قحافہ کی بہی ابو قحافہ عام فتح مین اور
ام الخیر پہلے انکی اسلام لای کیفیت اسلام حضرت ابو بکر صدیق

مین ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہما سے مروی ہی کہ اسلام
حضرت ابوبکر کا شبیہ وحی سے ہی کہتے تھے کہ حضرت ابوبکر
سے مروی ہی کہ فرمایا انہونے آگے مبعوث ہونے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک خواب دیکہا مین کہ نور بیشمار آسمان سے آیا
بام کعبہ پر اترا اور پہر ہر مکان مکہ معظمہ کو منور کردیا پہر وہ نور ایک جا
ہوگیا پہر وہ نور سالم میری مکان مین آگیا مین نے دروازہ مکان کو
مسدود کیا جب صبح ہوی تعبیر اسکی راہب یہودی سے دریافت
کیا وہ راہب جواب دیا کہ یہہ خواب اضغاث احلام و بے
اعتبار ہی جب مین بعد چند روز کے طرف شام کے واسطے
تجارت کے گیا اور بحیرا کی عبادت گاہ کی نزدیک پہونچا
پہر اُس راہب سے تعبیر خواب کی استفسار کیا وہ پوچہا کہ تم

بند ۱۲ — عالم ۱۲

انہوں نے قبیلہ کی پوچھیں جواب دیا کہ مرد قریشی ہوں تعبیر خواب کی یہہ کہا کہ خدا تعالی تم میں سے پیغمبر آخر الزمان کو پیدا کریگا اور تم بعد اونکے خلیفہ ہو گے جب میں مکہ کو آیا اور حضرت محمد رسول اللہ مبعوث ہوئے اور مجھکو دعوت اسلام فرمائی میں نے جواب علامت نبوت کی طلب کیا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ رویا تیرا اور تعبیر راہب یہودی جو کہ راہب بحیرا کی بھی نشانی ہی عرض کیا میں نے آپکو اس امر سے کون اطلاع کیا حضرت فرمای کہ جبرئیل فرشتہ خدا کا مجھکو آگاہ کیا پھر بے توقف ایمان لایا میں روضۃ الاحباب میں مرقوم ہی کہ جب حق تعالی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو طرف خلائق کے واسطے تبلیغ احکام کی مبعوث کیا اور معجزات

آپ سے ظاہر ہونا شروع ہوئے حضرت رسالت مآب بی بی خدیجہ
کبریٰ کو دعوت اسلام کئے بی بی خدیجہ بے شک ع نزد ایمان
لائے اور اس روز کے آخر تین یا دوسرے روز حضرت علی
کہ حضرت رسالتمآب کی نزدیک تربیت و پرورش ہوئے
تھے بشرف اسلام شادکام ہوئے بعد انکے زید بن حارثہ
آزاد کی ہوی بی بی خدیجہ کے اسلام لائے بعد انکے حضرت
ابو بکر صدیق اسلام لائے اور بعض اہل سیر کے نزدیک ابو بکر
بعد بی بی خدیجہ کے مشرف باسلام ہوئے پھر ابو بکر اپنے احباء و
دوستوں کو دعوت اسلام کئے حضرت عثمان بن عفان و
زبیر ابن العوام و طلحہ و سعد ابن ابی وقاص و عبد الرحمان دعوت سے
ابو بکر کے اسلام لائے من بعد عثمان ابن مطعون و ابو عبیدہ بن الجراح

ابو سلمہ وغیرہ اسلام لائے ابن عساکر حضرت علی سے روایت
ہین کہ فرمائے اول مردون سے جو اسلام لائے ابو بکر ہین ابن سعد
ابن اروی سے روایت کئی ہین کہ ابو بکر اول اسلام لائی
حدیث خیثمہ زید بن ارقم سے روایت کئے ہین کہ اول
ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ابو بکر نماز ادا کی حدیث
طبرانی کتاب کبیر مین شعبی سے روایت کئے کہ اول ابو بکر اسلام
لائے بعضے اختلاف کئے ہین کہ بی بی خدیجہ وابو بکر مین کون
اول اسلام لائی اور اجماع علما کا اس امر پر ہی کہ ابو بکر ابتدا
اسلام سے وفات تک حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
نزدیک رہے سفر وحضر مین جدا نہین ہوسے مگر جس وقت انکا
حکم فرمائی اور حج اور جہاد مین ساتھ رہی حدیث دارقطنی

ابی یحیی سے اور وہ حضرت علی ابن طالب سے روایت کئے
کہ فرمائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کہ حق تعالی نامزد کیا
ابو بکر کو اپنے نبی کے زبان سے صدیق کر اور آپ بعد دو سال کے
تولد مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تولد ہوے حدیث
زید بن اصم سے روایت ہی کہ فرمائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کہ ابو بکر تم بڑے ہو یا مین بڑا ہون ابو بکر عرض کئے یا رسول اللہ
آپ بڑے اور مین زیادہ عمر والا ہون یہہ حدیث محدثین کے نزدیک
بہت غریب ہی چمن دوسرا فضایل مین حضرت
ابو بکر صدیق کے سخن سنجان معانی وشیرین کلامان نکتہ دان چمن سیم
نوک خامہ گہر ریز عنبرین شمامہ یون لائے ہین کہ شان مین اس
سر منشاء خلافت کبری کی جو حقتعالی آیات متعددہ نازل فرمایا

اگرچہ علم و حصر اس کا انسان کو یارا نہیں کہ کرسکے قرطاس پر ملفوظ
دیوی اما محض تیمناً و تبرکاً چند آیات مرقوم کیا جاتا ہے اور احادیث
نبوی بقول مشت نمونہ از خروارے لکھا جاتا ہے اگر تمامی احادیث
و آیات کلام مجید جمع کیا جاوے ایک دفتر علحدہ ہوجاوے
قولہ تعالیٰ ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ اِذْ يَقُوْلُ
لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا قولہ تعالیٰ وَشَاوِرْهُمْ
فِي الْاَمْرِ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ قولہ تعالیٰ
وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتَانِ قولہ تعالیٰ وَهُوَ الَّذِيْ
يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ قولہ تعالیٰ وَنَزَعْنَا مَا فِي
صُدُوْرِهِمْ مِنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُتَقَابِلِيْنَ
قولہ تعالیٰ وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ اِحْسَانًا

الی قوله تعالی وعد الصدق الذی کانوا یوعدون
قوله تعالی وسیجنبها الاتقی الذی یؤتی ماله
یتزکی وما لاحد عنده من نعمة تجزی الا ابتغاء
وجه ربه الاعلی ولسوف یرضی اور خلیفہ اولی کی دعوت
سے پانچ اصحاب عشرہ مبشرہ سے اسلام لائے اور کے
مسلمان کو جو کفار قریش کے قید مین بسبب لانے اسلام کے عذاب مین
رکہے تہی خرید کر کے فی سبیل اللہ آزاد کی انہین سے ایک حضرت
بلال موذن رسول اللہ تہے قصہ انکا مختصراً ایہہ ہی کہ وہ امیہ ابن خلف مدارک
کی مملوک تہے وہ کافر بسبب اسلام لانے کے بلال کو ریگ
و سنگہای گرم سے اذیت دیتا اور تمام شب دوسرے غلامون کو
بہ لگے باری باری سے مار کہلواتا بلال سوای اس لفظ کے

کہ میرا خدا ایک اور لاشریک ہی دوسرا لفظ ارتداد کا نہین کہتے
ناگہان گذر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اس کافر کے مکان کے
طرف ہوی حضرت آواز نوحہ وفغان بلال کی سماعت فرماکے
کیفیت دریافت کر اوس ملعون کے نزدیک ونق بخش ہو
بہت پند ونصیحت فرمائی وہ ملعون در جواب کہا کہ تمکو اگر ایسی ہی
خواہش اور شوق ہی تو اوسکو خرید لیو حضرت ابوبکر صدیق رض
جوابدی کہ عین رضامندی وخوشنودی میری ہی وہ ملعون
کہا کہ تم اسکو خرید نکر سکو گی حضرت فرمائی کہ قیمت اسکی کیا ہے
وہ جواب دیا کہ نسطاس رومی اسکے بدل مین دیو اور نسطاس رومی
ایک غلام فن تجارت مین ممتاز اور مالک دو ہزار دینار ابوبکر
صدیق کا غلام تہا پہر حضرت اس رومی کو بلال کے مقابلہ مین دیکر لی آئی

اور جناب رسالتپناہ مین ماجرا اسکا عرض کر آزاد کئے گئے دوسری
عامر بن فہیرہ کو ایک حلہ طلا کو بنی جدعان سے خرید کر کے آزاد کئے
عامر ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کی اور بیر معونہ کے
روز شہید ہوی اور اکابر صحابہ رسول اللہ سے ہوی تیسری
ظہیرہ جو تھی مہدیہ دختر انکے ایک عورت بنی عبدالدار کی ملوکہ
تھی اور وہ کافرہ بسبب عداوت اسلام کی ان دونون کو
نہایت اذیت دیتی حضرت ابوبکر صدیق بہت سی فہمایش
اس کافرہ کی فرمائی جب کچھہ اثر پذیر نہوا ان دونون کو خرید کئی اور
آزاد فرمائی اتفاقا بصارت ظہیرہ کی بسبب مرض چشم کی
جاتی رہی کفار بنی عبدالدار کے طعن شروع کی کہ بسبب چھوڑنے
دین لات وعزی کے اس صدمہ مین گرفتار ہوی ظہیرہ کہی خدای جلشانہ کا

اختیار ہی جو چاہتا ہی ظہور مین آتا ہی لات و عزی کا کچہہ اختیار نہین
حقتعالی کریم کارساز کی درگاہ اقدس مین رضی برضا رہنا مقبول ہو
اور بشارت انکی عود کی ایسا ہی کئی مسلمانون کو خرید کے کئے اور
فی سبیل اللہ آزاد فرمائی **فضیلت** احمد ابو ہریرہ سے روایت
کئے ہین کہ فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہین نفع دیا مجہکو
مال کسیکا جیسا کہ نفع دیا مجہکو مال ابو بکر کا ابو بکر سماعت سے
اس ارشاد نبوی کے بہت سا گریہ کنان عرض کئے کہ جان میری
اور مال میرا سب آپکے ہین یا رسول اللہ **فضیلت** ابن عساکر
بی بی عائشہ صدیقہ اور ابو سعید عمر بن خطاب سے روایت کئے ہین
کہ وقت اسلام لانی کے ابو بکر صدیق کے نزدیک چالیس ہزار دینار
یا درہم تہی سب اللہ کی راہ مین مدد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

ہجرت کی تیاری مین صرف کی فتح العزیز مین مذکور ہی کہ سوائے
چھہ ہزار درہم کی ابو بکر صدیقؓ کے نزدیک کچھہ باقی تہا پھر وہ
بھی خریدی زمین مسجد نبوی و تیاری اسباب ہجرت مین صرف
کئے ایک روز قمیص گلیم کو رشتہ بوریہ سے دوخت کر حضرت
مین رسالت پناہ کی حاضر ہوی ناگہان حضرت جبرئیل امین علیہ
السلام نزول فرما حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
عرض کئے کہ یا رسول اللہ ابو بکرؓ ایسا مالدار ہو کر اوسقدر لباس
فقیری پہنکر بیٹہا ہی حضرت فرمائے کہ تمام مال خدا کے اور میری
راہ مین خرچ کر مفلس ہوا ہی پھر حضرت جبرئیل فرمائی کہ خدا تعالی
ابو بکرؓ کو بعد سلام کے ایسا ارشاد فرمایا ہی کہ اس فقیری مین تم مجھہ سے
راضی ہے یا کچھہ کدورت رکھتا ہی ابو بکرؓ جب یہہ ارشاد رب العزت

گوش گذار کئے مانند مجنون مست ہوکر کہتی کہ انا عن ربی راض مین
خدا سے راضی ہون میری پروردگار سے مین کیسا کدورت رکہونگا
روضۃ الاحباب مین مذکور ہی کہ ابو بکر صدیق پانچ ہزار درہم
اور دو شتر خرید کے تیاری ہجرت کی کئی جب حقتعالے کا
حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو واسطے ہمراہی ابو بکر کے ہوا
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متوجہ طرف غار کے ہوے
بسبب بی نعلی کی پای مبارک مجروح ہوی ابو بکر صدیق اپنے
پشت پر رسول اللہ کو سوار کئے ہوی غار کے نزدیک جاکر
بسبب خوف سانپ اور بچہو کے اوّل آپ جاکر قمیص اپنا
چاک کر سوراخون کو بند کئے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
غار مین رونق افروز ہوا آغوش مین ابو بکر صدیق کے آرام کی ابو بکر

پاشنہ اپنی ایک سوراخ باقی کو لگائی اور سانپ اسمین سے آپکو
اذیت دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خواب سے بیدار ہو حال ابو بکر رضی کا
دریافت کر دعا خیر فرمائی اور اس مقام مین اہل سیر کی نزدیک
بہت روایات وارد ہین جب کفار ہجرت سے حضرت کی مطلع ہوے
قیافہ دان کو اجرت سے لیکر نزدیک اس غار کے آئے اور ابو بکر خوف
ناک ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کئے حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم در جواب اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا جیسا کہ حقتعالی اس قصہ کو
قرآن مجید مین یاد فرمایا ہی ارشاد فرمایا اور تاریخ خلفا مین مذکور ہی
کہ فرمائی حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ دیکھا مین رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو جسوقت کہ گہیر لئی تہی حضرت کو کفار اور ہر طرح سے
بی ادبی کرکہتی کہ آیا تو کہتا ہی کہ خدا ایک ہی قسم ہی خدائے جلشانہ کی

کہ اسوقت حضرت کے پاس سواے ابوبکر کے کوئی دوسرا نہین تھا

کبھی ابوبکر کافرونکو مارتی اور کبھی حضرت کی سپر ہوجاتے اور کہتے

کہ ہلاکی ہو تم پر کہ اس ذات مبارک کو ارادہ قتل کا کرتی ہو کہ فرماتے

ہین میرا خدا ایک لا شریک ہی بعد اس واقعہ کے حضرت رسول اللہ

فرمائی کہ آل فرعون بہتر ہین یا ابوبکر کوئی جواب ندیا بعد فرمائی

کہ جواب دیو مجھکو کہ یک ساعت ابوبکر کی بہتر ہی ہزار ساعت سے

مومن آل فرعون کے کہ وہ ایمان کو پوشیدہ کرتا اور یہہ ایمان کو

افشا کرتا ہی **فضیلت** ترمذی بی بی عایشہ صدیقہ رضے اللہ

عنہا سے روایت کی ہین کہ کہی بی بی فرمائی رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کہ کسیکو سزاوار نہین ہی کہ وقت موجود ہونی ابوبکرؓ کی

امامت کری کہ وہ اعلم ہی اور اجماع اہل سنت کا ہی کہ بعد رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کی ابو بکرؓ بعد انکے عمرؓ بعد انکی حضرت عثمانؓ
بعد انکی علی ابن ابی طالبؓ بعد انکی عشرہ مبشرہ بعد انکی اہل بدر بعد
انکی اہل احد بعد انکی اہل بیعت بعد ازان تمام اصحاب بقدر صحبت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی متفاوت مراتب مین ہین فضیلت
بخاری محمد بن علی ابن ابی طالب سے روایت کی ہین کہ اپنی باپ سے
پوچھا مین کہ بہتر آدمیون مین سے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی کون ہی حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ فرمائی کہ ابو بکر پھر پوچھا
مین کہ بعد اونکی فرمائی کہ عمر بن خطاب بعد خوف کیا مین کہ شاید
عثمان بن عفانؓ کا کہین نام نہ لین بولا مین کہ بعد عمر کی آپ ہی حضرت
مرتضی رضی اللہ عنہ جواب دی کہ مین ایک رجل مسلم ہون فضیلت
شیخین یعنے بخاری و مسلم عمرو بن عاص سے روایت کئے ہین کہ عرض کیا مین

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ دوست زیادہ آدمیون کا نزدیک
آپکے کون ہی آنحضرت جواب فرمائے کہ عایشہ پہر عرض کیا
مین کہ مردون سے کون دوست ہی فرمائی کہ باپ انکی پہر عرض کیا
مین انکے بعد فرمائی عمر **فضیلت** ترمذی انس رضی اللہ عنہ سے
روایت کئی ہین کہ فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر و عمر کو
بعد نبیون و مرسلون کے یہہ دو بوڈے سردار اہل جنت ہین **فضیلت**
احمد اور ترمذی روایت کئی ہین کہ فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
زیادہ رحم کرنی والا میری امت سے امت پر میری ابو بکر رضی ہی
اور زیادہ شدت کرنی والا ادامر و نواہی الٰہی مین عمر رضی ہے **فضیلت**
ترمذی ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کئی ہین کہ فرمائی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر نبی کو دو وزیر ساکنین آسمان اور دو

وزیر ساکنین زمین سے ہوتی ہیں وزیر میری ساکنین آسمان کے جبرئیل

اور میکائیل اور اہل زمین سے ابوبکرؓ و عمرؓ ہیں **فضیلت اصحاب**

سنن ابو داؤد و غیرہ سعید بن زید سے روایت کئی ہیں کہ سنا میں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمائی ابوبکرؓ جنت میں عمرؓ

جنت میں عثمانؓ جنت میں علیؓ جنت میں اور باقی عشرہ مبشرہ کو

ذکر فرماتی تہے **فضیلت** ترمذی ابی سعید سے روایت کئے

کہ فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اہل جنت طبقہ بالا کی اہل

اسفل کو مانند ستاروں کی افق آسمان میں نظر کرینگی ابوبکرؓ و عمرؓ اہل

طبقہ اعلا سی ہیں **فضیلت** ابن ابی سعید ابن عمر سی اور ابی قاسم

بن محمد بن ابو بکرؓ صدیق سے روایت کئے ہیں کہ زمانہ میں رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ابوبکر صدیق اور عمرؓ بن خطاب فتوی

دیتی ہی **فضیلت** ابن عساکر انس سے مرفوعاً روایت کئے
ہین کہ دوستی ابوبکر و عمر کی ایمان سی ہی اور دشمنی رکھنا
انسے کفر ہی **فضیلت** ابن مسعود سے روایت ہی کہ دوستی
ابوبکرؓ و عمرؓ کی اور جاننا مرتبہ انکا سنت سی ہی **فضیلت**
شیخین یعنے بخاری و مسلم روایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے
کئے ہین کہ کہی انہونے سنا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
فرماتی تھے کہ جو شخص کہ خرچ کریگا جتی کہ اپنی جورو یا خاوند پر بہی
خرچ کریگا تو ایک دروازہ جنت سے بلایا جاویگا اور جو شخص کہ نماز پڑیگا
اور جو کہ روزہ رکہیگا اور جہاد فی سبیل اللہ کریگا اور زکوۃ
دیویگا تو جنت کی ہر ہر دروازسے کہ خدا تعالی ہر ایک شخص کے
واسطے علحدہ علحدہ مقرر فرمایا ہی بلایا جائیگا اور ہر ہر دروازہ بکا

نام علحدہ علحدہ مقرر ہی ابو بکر صدیق عرض کی کہ یا رسول اللہ کوئی
شخص ایسا بھی ہوگا کہ ہر دروازہ سے بلایا جائیگا اور کیا حال ہوگا
اُن لوگون کا کہ اُن دروازون سے بلایا جائینگے حضرت جواب
فرمائی کہ البتہ ایسے ہی شخص ہونگی اور مجھکو خدا سے امید ہی کہ تم
اُن مین سے ہوگی **فضیلت** ابن داؤد اور حاکم ابو ہریرہ رضی اللہ
عنہ سے صحیح مین اپنی روایت کئی ہین کہ فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کہ ای ابو بکر میری امت مین سے جنت مین اوّل تم داخل ہوگی
فضیلت بیہقی شعب الایمان مین عمر بن خطاب سے روایت
کی ہین کہ فرمائی حضرت عمر اگر ایمان ابو بکر کا مقابلہ مین اہل ارض کے
وزن کیا جاوی البتہ ایمان ابو بکر کا زیادہ ہوگا **فضیلت** ا
مین مرقوم ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی روایت ہی کہ فرما دیکھا مین

خواب مین کہ تمام امت کو یعنی ایمان تمام امت کو اپنی وزن کروایا

بعد اسکی ابوبکر کو یعنی ایمان ابوبکر صدیق کو وزن کروایا ایمان

ابوبکرؓ کا غالب ہوا **فضیلت** تجارہی جابر رضی اللہ عنہ سے

روایت کی ہین کہ فرمائی عمر بن خطاب کے ابوبکر سردار ہمارے ہین **فضیلت**

طبرانی اوسط مین روایت کی ہین کہ فرمائی حضرت علی ابن ابی طالب

رضی اللہ عنہ قسم ہی اس ذات پاک کی کہ جان میری اسکے ید قدرت

مین ہی کہ ہم کوئی امر خیر پر متوجہ نہین ہوئی مگر سابق ہوی اسکو

ابوبکرؓ **فضیلت** ابی الحصین سے روایت ہی تاریخ خلفا مین

کہ فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آدم کی اولاد مین بعد نبیون کے

اور مرسلون کے زیادہ بزرگ ابوبکر سے نہین پیدا کیا گیا **فضیلت**

ترمذی حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہین کہ فرمائی رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم اقتدا کرو بعد میری ابوبکر اور عمر کی **فضیلت** بغوی

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتی ہین کہ فرماتی تھے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد میری بارہ خلیفہ ہونگی ابوبکر زیادہ

دنیا مین نہین رہیگا **فضیلت** بخاری اور مسلم روایت کی ہی

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخر حیات مین اپنی جو خطبہ فرمائے

اسمین ذکر کی ایک بندہ خدا خدا کو اپنی اختیار کیا الخ بعد اسکے

فرمائی کہ جو دروازی مسجد کے طرف ہین سب بند کرو یو مگر دروازہ

ابوبکر کو بند مت کرو اور یہہ حدیث بخاری اور مسلم مین مکرر وارد

ہی اور اہل سیر کے نزدیک بہت مشہور ہے بلکہ مرقوم ہے

کہ یہہ وعظ ابوبکر رض سماعت کرکے بہت روئی اور یہہ کنایہ سوا ابوبکر

صدیق کے کوئی دوسری نہین جانے کہ مراد بندہ سے کون ہے

فضیلت بخاری اور مسلم جبیر ابن مطعم سے روایت کی ہے

کہ ایک عورت آئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمائی کہ تو پہر آوے عورت

عرض کی کہ یا رسول اللہ اگر مین حاضر ہون اور آپکو نہ پاؤن اشارہ

اُسکا وفات سے تہا حضرت فرمائی کہ تو ابو بکرؓ سے ملیگی **فضیلت**

ابن عساکر بعد اس حدیث کی ابن عباس سے روایت کئی ہین کہ کہے

اُنہون نی کہ فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکرؓ بعد میرے

خلیفہ ہی ابو بکرؓ تمام مال کو اولاد کو چہوڑ کر ہجرت کی ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کے **فضیلت** دینوری مین اور ابن عساکر شعبی سے

روایت کی ہین کہ کہی شعبی چہار خصال حقتعالی ابو بکر کو مخصوص سرفراز

فرمایا اُنہین دوسری کو حصہ نہین کیا اول یہہ کہ ابو بکر کو صدیق نام کیا

دوسرا یہہ کہ وہ صاحب غار ہی ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم کی تہی تیسرا رفیق ہجرت مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے
چوتھا یہہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم واسطے امامت
کی فرمائی **فضیلت** ابن ابی داؤد ابی جعفر سے روایت کی
ہین کہ فرمائی انہونے کہ ابو بکر مناجات جبرئیل کے سماعت کرتے تہے
اور جبرئیل نظر نہین آتے تہے **فضیلت** حاکم ابن مسیب سے روایت
کرتے ہین کہ ابو بکر نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جائے
مین وزیر کی تہے کہ انسے ہر امر مین مشورت کرتے اور دوسرے غار مین تہے
اور دوسری عریش بدر مین تہے اور دوسرے قبر مین اور کوئی
اصحاب حضور مین ابو بکرؓ کے حضرت کے نزدیک پیش قدمی نہین کرتے
فضیلت بخاری اور مسلم ابی موسی اشعری سے روایت کئی ہین
کہ جب شدۃ مرض وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ ہوا

فرمائی کہ ابو بکرؓ کو حکم کرو کہ نماز پڑہا وی آدمیون کو بی بی عایشہ
عرض کی یا رسول اللہ ابوبکر نرم دل ہین جب آپکی مقام پر جاینگی
نماز پڑہانیکی طاقت نہین رکہینگی پہر حضرت بی بی کو وہی حکم
فرماکہی کہ تم مانند عورتون یوسف کی ہو ابو بکرؓ حیات مین رسول
اللہ کی نماز ادا فرمائی اور سیر مین یہہ قصہ کئی طرح سے مروی ہی
اور یہہ امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی تمام مہاجر و انصار کے
حضور مین فرمائی **فضیلت** حذیفہ سی مروی ہی کہ فرمائی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری بعد ابو بکر و عمر کی اقتدا و پیروی
کرو اور حقتعالی سوائی ابو بکر صدیق کے کسیکو لفظ اتقی سے
خطاب اور اولی الفضل منکم کا ارشاد نہین فرمایا **فضیلت**
والقد سی حضرت بی بی عائشہ صدیقہ اور ابن عمر اور سعد ابن المسیب

وغیرہم سے روایت کی ہین کہ بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی پیر کے روز بارہوین تاریخ ماہ ربیع الاول سنہ گیارہوین
ہجرت سی ابوبکر صدیق بیعت کئے گئے جب وفات رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہوا مسلمان مرتد ہوی عمر بن خطاب رضی
اللہ عنہ ابوبکر صدیق کی خدمت مین عرض کی کہ ای خلیفہ رسول اللہ
لوگ کہتی ہین کہ ہم نماز پڑہینگی مگر زکوۃ نہین دیوینگی آپ انہون سے
نرمی کرو کسواسطے کہ لوگ مانند جانوران وحشی کی ہین حضرت
ابوبکر صدیق عمر بن خطاب رض کو جواب دئی کہ مین تم سی نصرت اور
مدد چاہتا تہا تم واسطے خرابی کے آئی ہو سختی کرنی والی ہی
تم ایام جاہلیت مین اور خرابی کرنی والی ہو تم اسلام مین کون سے
نوع سے تالیف قلوب کرون مین یا جادو یا شاعری سے تالیف

کرون افسوس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترک دنیا فرمائی اور وحی

منقطع ہوئی اور خدا ہی جل شانہ کی قسم ہی کہ البتہ مین جہاد کرونگا

اُس شخص سے کہ زمانہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک تسمہ

دیتا تہا اگر اب نہ دیویگا چمن تیسرا کیفیت مین وفات حضرت

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی حدیث عبداللہ بن مسعود سے روایت

ہی کہ جسوقت وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہوا اور

انصار خلافت مین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی کلام کی حضرت

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ انصار کو فرمائی کہ قسم دیتا ہون مین

تمکو آیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر رض کو واسطے

امامت کی حکم فرمائی پھر کون تمہاری مین سے چاہتا ہی جو برطرف

پر انکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قایم فرمائی وہانسے دور کرے

انصار جواب دئی کہ ہم تمام لوگ اپنی اپنی نفسون کو بہتر نہین جا
اور ہم اللہ تعالیٰ سے مغفرت چاہتی ہین حدیث ایک روا
مین ہی کہ بیعت مین ابو بکر صدیق کی قریش سے کوی باقی نہین
اور ایک روایت مین ہی کہ حضرت علیؓ و زبیر و طلحہ و خالد بن سعید
رضی اللہ عنہم بیعت سے باقی رہی حدیث سعید بن المسیب سے
روایت ہی کہ جسوقت وفات فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم مدینہ مین یک زلزلہ یعنے اواز نوحہ و فغان کے مچی ابو قحافہ
سبب شور کا دریافت کی حاضرین کیفیت وفات رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان کے پھر ابو قحافہ کہی کہ امر بزرگ واقع
کون شخص رسول اللہ کا خلیفہ ہوا لوگ کہی کہ فرزند تمہاری ابو بکرؓ
ہوی ابو قحافہ کہی کہ ابو بکر کی خلافت پر بنو مناف اور اولاد مغیرہ

راضی ہوی حاضرین جوابدیکہ ہان سب لوگ راضی ہوی ابوقحافہ کہی
کہ جس چیز کو کہ حقتعالی کسی شخص کو ارزانی فرمائی کوئی شخص مانع اسکا
نہین ہوسکتا ہی اور مسیلمۃ الکذاب جو دعوی نبوت کیا تہا ابوبکر
صدیق اسکو اور جو مرتد و بی دین ہوئی تہے قتل فرمائی اور حضرت
خلیفہ اولی بسبب خوف فوت ہونی صحابہ کے قرآن شریف کو
زبان سے صحابہ کی جمع فرمائی **فضیلت** ابن عمر رضی اللہ عنہما سی
روایت ہی کہ سبب وفات ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا وفات کرنا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تہا کہ اس دن سی حضرت ابوبکر صدیق ناتوان
اور ضعیف ہر روز زیادہ ہوتی تہی یہان تک کہ اپنی محبوب سے
مواصلت فرمائی **کیفیت وفات** واقدی اور حاکم بی بی عائشہ
صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہین کہ ساتوین تاریخ جمادی الثانی

مین پیر کے روز موسم زمستان مین ابو بکر صدیق غسل کی بمجرد غسل کی
بخار شدت سے پندرہ روز آیا کہ نماز جماعت سے پڑہانی کی طاقت نہین رہی
اور بائیسوین تاریخ جمادی الثانی منگل کی شب کو رحلت فرمائی اور اُسی شب کو
دفن کئی اور خلیفہ رسول اللہ مرض الموت مین صحابہ سے مشورت کر
حضرت عثمان غنی رض کو طلب فرماکر وصیت نامہ عربی زبان سے لکہوا
اور پر اسکی مہر اپنی حضرت عثمان رض کی ہاتہ سے کروا باہر نکالی سب اصحاب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس مضمون سے اُس صحیفہ پر بیعت کی کہ اُسمین
جسکا نام ہی ہم اپنی خوشی سے بیعت کو انکی قبول کی تاریخ وفات
سیرت محمدی مین مذکور ہی کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بائیسوین تاریخ
جمادی الثانی جمعہ کی دن عشا کیوقت وفات فرمائی اور وصیت فرمائی
کہ اسما بنت عمیس بعد موت کی غسل دیوین حسب وصیت اسما غسل دیوے

اور عمر بن خطاب رض نماز پڑہی پہر اوسی شب کو حجرہ بی بی عایشہ صدیقہ رض مین
اغوش مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دفن کی سم جو حریرہ مین
کفار دئے تہی تاثیر کیا اور آخر حیواۃ مین حضرت عثمان بن عفان
رضی اللہ عنہ کو طلب کرکے امر فرمائی کہ وصیت نامہ لکہین مضمون اسکا یہ ہے
وصیت نامہ بسم اللہ الرحمن الرحیم ہذا ما عہد ابو بکر بن قحافہ
فی آخر عہدہ من الدنیا خارجًا منہا حیث یومن الکافر و یوقن الفاجر
و یصدق الکاذب انی استخلف علیکم عمر بن الخطاب فاسمعوا لہ و اطیعوا
لہ للہ و لرسولہ و لدینہ و نفسی و ایاکم خیرًا فان عدل فذلک ظنی
و علمی فیہ و ان بدل فلکل امرء ما نوی و الخیر اردت ولا اعلم الغیب
و سیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون و السلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہ
جب حضرت عثمان رض کتابت سے فارغ ہوے مہر خلیفہ کی اوپر اسکی کی

اور تمام اصحاب موافق لکہی صدر کے بیعت کئی استیعاب مین لکہا

ہی کہ نقش مہر ابو بکر صدیق کا عبد ذلیل لرب جلیل تہا اور بروایت

زبیر کے نعم القادر اللہ تہا اور سیرۃ محمدی مین مذکور ہی کہ نقش مہر

ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا عبد ذلیل لرب جلیل تہا اور وقت

وفات کی ایک درہم نہین تہا اور ایک سو بیالیس حدیث مروی ہی

اور تاریخ خلفا مین ایک سو چار سطور کی ہین چہرہ شریف

بی بی عایشہ صدیقہ سے شمایل مبارک مین خلیفہ اولی کی تاریخ خلفا مین

مروی ہی کہ ایک جل سے بی بی عرض کیا کہ شمایل مبارک ابو بکر کو وصف

کرو بی بی فرمائی کہ تہی ابو بکر سرخ سفید رنگ صاف رخسارہ کو کین بہاری

کہ ازار زیر ہوتی چہرہ مبارک پر رگین ظاہر حدقہ چشم اندر کئی ہوئی چین

بالیدہ صاف تا لو روایت بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا سے

مروی ہی کہ ابو بکر مہندی سے خضاب کرتی تہی روایت انس
رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ کے
تشریف فرما ہوی اصحاب مین سفید لحیہ سوای ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ
کوئی دوسرا نہین تہا چمن چوتہا کرامات مین حضرت صدیق اکبر رضی اللہ
عنہ کی کرامت ابو بکر صدیق مرض وفات مین فرمائی کہ آجکی شب
بتکرار خدا تعالی سے مین امر خلافت کی تقرر مین استخارہ کیا کہ مشیت اللہ
جسطرف ہو وی مجہکو توفیق ہوی اور مین دروغ نہین کہتا ہون کونسا
شخص عاقل وقت ملاقات خدا تعالی کی دروغ اور افترا خدا پر کریگا
حاضرین عرض کی کہ آپ خلیفہ رسول خدا کی ہو آپکی ارشاد مین سوای تصدیق
کی کسیکو محل انکار کا نہین خلیفہ فرمائی آخر شب مین مجہکو خواب غالب ہوا
دیکہا مین خواب مین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو جامہ سفید پہنکر تشریف

فرما ہین اور اطراف حضرت کی جامہ مبارک کو جمع کرتا ہون ناگہان
وہ دو جامہ سفید سبز ہوگئی اور بہت شدت سے چمکنی لگی کہ ناظرین کی
نظر نہین تہہرتی تہی اور دو طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
دو جوان نہایت خوشکیل صاحب حسن اور جمال پوشاک عمدہ عمدہ
پہنی ہوی حاضر ہین رسول اللہ علیہ وسلم مجہکو سلام فرمائی اور مصافحہ
سی مشرف فرما دست مبارک میری سینہ پر رکہی خفقان اور اضطراب
مجہہ سے دور ہوی پہر فرمای کہ ای ابو بکر اشتیاق ہمارا تمہارے
ملاقات کی واسطے بہت ہوگیا وقت نہین ہوا کہ تم میری پاس
آوین خوابمین ایسا رویا مین کہ اہل مکان اس سی مطلع ہوئی پہر عرض
مین کیا واشوقاہ الیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جواب فرمائی
کہ وصال تمہارا اب قریب ہی خدا تعالی تمکو تعزز خلافت مین اختیار

دیاہی عرض کیا مین کہ یارسول اللہ آپ اختیار فرماوین ارشاد ہوا

کہ والی رعیت کر وعمر فاروق قوی کو آسمان و زمین مین وہ بہتر

اور پاکیزہ ترین روزگار ہی پھر ارشاد نبوی ہوا کہ یہہ دو مرد مددگار اور

وزیران میری ہین دنیا مین بعد وفات کی ہمسایہ ہین بہشت مین تیری

پھر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سلام فرمائی اور وہ دو جوان

سلام کر کہی کہ تم خلاصی پای مکروہ سے اور دنیا اور آخرت مین

تم صدیق ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا مین کہ یارسول اللہ

مان باپ میری فدا ہو وین یہہ دو مرد کون ہین فرمائی رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کہ یہہ نیک فرشتگان جبرئیل اور میکائیل ہین ناگہان

خواب سے بیدار ہوا مین کرامت بی بی عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

مروی ہی کہ بعد وفات ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بعض اصحاب کہی

مقابر شہدا مین اور بعضے تجویز کی کہ بقیع مین اور مین چاہیے کہ حجرے
پہلو مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دفن
ہرین اس اختلاف مین خواب غفلت غلبہ کری ناگہان ایک آواز
سب حاضرین سنے کہ حبیب کو حبیب سے ملاوین جتنے کہ جو لوگ مسجد
مین تھی وہ بہی سماعت کیے کرامت وقت وفات کی ابوبکر
صدیق وصیت فرمائی کہ بعد میری مرنیکی لاش کو روبرو دروازہ
روضہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیجا کر عرض کرو کہ السلام
علیک یا رسول اللہ یہہ ابوبکر درِ مبارک پر آپکی حاضر ہی در جواب
اجازت ہوی اور دروازہ کشادہ ہو لاش کو میری حجرہ مبارک مین
لیجاوین نہین تو بقیع مین دفن کرو بعد وفات کے حسب وصیت
عمل کی ہنوز کہ وہ کلمات تمام نہین ہوی تہی کہ پردہ دور ہوا

آواز نکلی اور جواب آیا کہ حبیب کو طرف حبیب کے لائیو کرامت

دلایل النبوۃ مین ایک ثقات سے حکایت ہی کہ کہی انہون نی

کہ ہم تین شخص یمن کیطرف متوجہ ہوئی ہمارے ساتہہ ایک شخص کوفی تھا

خلیفہ اول اور خلیفہ ثانی کے شان مین بد کہتا تہا ہر چند کہ نصیحت کئے

ہم فائدہ مند نہوا آخر نزدیک یمن کے پہنچکر شب کو اقامت کرکے

صبح کو بعزم سفر وضو کو اوس کوفی کو بیدار کئی ہم وہ شخص بیدار ہوکر

کہا کہ افسوس ہی ان اس دشت مین تمسے جُدا رہا اب تم مجھکو ہوشیار

کئی خواب مین دیکہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالین پر میرے

تشریف فرما ہوا ارشاد فرمای کہ ای فاسق خداتعالی فاسق کو خراب

کری تو اس صحرا مین مسخ ہوگا ہم تمام لوگ کوفی کو کہی کہ خرابی تیری

ہی جلد اٹہہ اور وضو کر کوفی اٹہہ کر ہاتہہ پانون جمع کیا تا کہان کیا نظر گئی

ہم کہ سر انگشتان اُسکی مانند بندر صحراتی کے ہوی اور آن واحد مین تمام
بدن اُسکا مانند بندر کی ہوگیا ناچار اُسکو اُس سے شتر کی پانون سے
باندہکر راہی ہوی ہم جب افتاب بغروب مایل ہوا جنگل مین
بہت سی بندر نظر آی وہ کوفی رسن کو توڑ شرارت کر ہمراہ باندر ونکی
ہو ہمکو نگاہ کر بہت روتا باہم مشورت کئی کہ کام ہمارا بد ہوا وہ جب
انسان تھا ہمکو اذیت دیتا اب دوسری بندرونکی ساتہہ کیا کریگا جب
روز آخر ہوا ہمراہ باندرونکی چلا گیا نعوذ باللہ من شرور انفسنا و
من سیات اعمالنا ومن سوء الخاتم کرامت دلایل النبوہ مین ایک
اکابر سلف سے منقول ہی کہ کہی انہون نے کہ ایک ہمسایہ ہمارا تہا کہ
جناب مین امیر المومنین خلیفہ اولی اور ثانی کی بی ادبی از حد کرتا
ایک شب رسول اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ حضرت ابو بکر

جانب راست مین اور حضرت عمر فاروق جانب چپ مین حاضر مین
عرض کیا مین کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اہل ہمسایہ شان مین
آن دو صاحبون کی بی ادبی کرکی مجھکو اذیت دیتا ہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فرمائی کہ جا ہمسایہ کو مار صبح کو خواب سے بیدار ہوکر
اسکی مکان کو گیا مین کہ خواب سے اسکو اطلاع کرون نا کہان مکان سے
اوسکی آواز ماتم کی معلوم ہوئی دریافت حال سے معلوم ہوا کہ شب کو
کوئی شخص اسکو مار ڈالا ہی پھر پلٹ آیا مین گلزار دوسرا
کیفیت و حالات و فضایل مین جناب امیر المومنین
سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے چمن پہلا
کیفیت اسلام مین غواصان بحر اخبار محمدی غوطہ زنی کرکر ذکر
مین عمر فاروق کی گوہر مقصود کو کف مطلوب قرطاس مین لا یون رشتہ

تحریر مین منسلک کئی ہین کہ نسب شریف حضرت عمر بن خطاب کا
ایسا ہی کہ عمر بن خطاب بن نوفل بن عبد العزی بن ریاح بن قرط بن زراح
بن عدی بن کعب بن لوی اور حضرت عمر کا سن شریف ستائیس
سال کا تہا کہ اسلام لائی اور سن تیرا عام فیل مین تولد ہوے اور اشراف
قریش سے تہی اور سبب اسلام حضرت عمر فاروق کا یہہ ہوا کہ جب
آیۃ شریف اَنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ
جَهَنَّمَ اَنْتُمْ لَهَا وَارِدُوْنَ نازل ہوی ابو جہل اس آیۃ کو سماعت
کر بولا کہ ای گروہ قریش محمد تمکو اور تمہاری اللہ کو دشنام دیتی ہین
عقلائی تمہاری کو نادان احمق شمار کرتی ہین اور کہتی ہین کہ معبودان تمہاری
ہیزم جہنم کی ہین جو شخص کہ محمد کو قتل کریگا سو شتر سرخ بال اور سو شتر
سیاہ بال اور ہزار اوقیہ طلا اسکو انعام ارزانی کرونگا حضرت عمر

که هنوز بشرف اسلام فایز نه هوی تهی ابوجهل لعین سے عہد و پیمان
اور لات و عزی کی قسم لیکر خانہ کعبی مین کہ ہبل بُت نہایت کلان
تہا گواہ رکہی اور شمشیر و تیر و کمان ہمراہ لیکر بعزم قتل محمد مصطفےٰ
واحمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کئی کہ خدا تعالی مالک و سرکار انکا
حافظ اور نگہبان تہا متوجہ ہوی غافل سعادت ازلی دارین سے
اپنی بحکم یَفْعَلُ اللّٰهُ مَا یَشَاءُ وَیَحْکُمُ مَا یُرِیْدُ اثناء راہ مین
ایک شخص نے زہیرہ سے ملکر پوچھا کہ ای عمر کہان کا ارادہ کرجاتی ہو حضرت
عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جواب دی کہ واسطے قتل کرنی محمد بن عبداللہ
کی جاتا ہون وہ شخص جوابدیا کہ اگر تم محمدؐ کو قتل کروگی بنی ہاشم اور بنی
زہیرہ سے کیسا امن مین ہوگی عمر فاروق جواب فرمای کہ شاید تم
ان پر ایمان لای ہو اُس نے کہا کہ زیادہ عجب کی امر سی تمکو مین آگاہ

کرتا ہون کہ تمہاری بہنوی اور بہن تمہاری دین سے روگردانی کر محمد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائی ہین عمر فاروقؓ سماعت کر
کہی کہ اس امر کو کیسا یقین کرون وہ شخص جوابدیا کہ ذبیحہ تمہارا وہ نہین کہائینگی
پھر عمر انکی مکان پر گئی دروازہ مکان کا بند تہا اور خبابؓ سے وہ وجہ
زوجہ سورہ طہ کو یاد کر رہی تہی حضرت عمرؓ دروازہ کی نزدیک جا سُنی
کہ کچہہ آواز آرہی ہی پھر دروازہ ماری ہمشیرہ حضرت عمرؓ کی خباب کو پوشیدہ
کر دروازہ کہولی حضرت عمر رضی اللہ عنہ مکان مین آکر استفسار فرمائی
کہ یہہ آواز کیا تہی انہون نی کہی کہ ہم آپسمین کلام کرتی تہی حضرت عمرؓ
فرمائی کہ تم گمراہ ہوی ہو بہنوی حضرت عمر کو کہی کہ ای عمر سوا دین تمہارے
دوسرا دین اگر حق ہو تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ برہم ہو انکو بہت ماری
ہمشیرہ حضرت عمرؓ کی اگر شوہر کو اپنی حضرت عمرؓ سے دور کی حضرت عمرؓ

انکو بھی ماری وہ بی بی غضبناک ہوکر کہی کو دین محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کا حق ہی اور کلمہ پڑہی کہ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ
اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ بعضے روایت مین ہے کہ سر سے
ہمشیرہ حضرت عمرؓ کی خون نکلا حضرت عمرؓ کو رقت ہوی بعد تامل کی
فرمائی کہ وہ صحیفہ کہان ہی مجھکو دیو تا دیکھون ہمشیرہ حضرت عمرؓ کی
بولی کہ قرآن شریف کو بی وضو ہاتھہ نہین لگانا اور تم ناپاک ہو
اٹھو وضو یا غسل کرو عمرؓ وضو کی اور سورہ طٰہٰ کو ہاتھہ مین لیکر پڑہنا
شروع کی جب یہان تک پہونچی کہ اِنَّنِیْٓ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ
اَنَا فَاعْبُدْنِیْ حضرت عمرؓ بی اختیار ہو فرمائی کہ محمد رسول اللہ
کہان ہین مجھکو راہ بتائیو خباب اس قول کے سنتی ہی پوشیدہ
جا می سے نکل کہی کہ مبارکبادی ہو تمکو کہ پنجشنبہ کی رات کو رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرمائی کہ ای باریتعالی عزت دی اسلام کو
عمر بن خطاب سے یا عمر بن ہشام سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اسوقت ایک مکانین کہ نزدیک صفا کی تہا رونق بخش تہے اور وحی
نازل ہو رہی تھی اور دروازہ پر حمزہ اور طلحہ وغیرہ ہما اصحاب حاضر تہے
حمزہ عمر فاروق کو کہ آتی تہے نظر کر فرمائی کہ اگر عمر بارادہ خیر آتا ہی
بہتر نہین تو اوسکو قتل کرونگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت
عمر سے ملاقات ومعانقہ کر فرمای کہ ای عمر اگر ارادہ تمہارا یہی ہی جو جزا ای
کہ مغیرہ ابن شعبہ وغیرہ کو پہونچی تمکو بہی پہنچیگی حضرت عمر دست مبارک
پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اسلام لا کلمہ شہادت پڑہی اور
حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کئی کہ یا رسول اللہ
کفار ظاہرا بت پرستی کرین اور آپ پوشیدہ دعوت فرماتی ہین

اس روز سے دین اسلام ترقی پایا اور یہہ واقعہ ماہ ذیحجہ سن چھے
مین ہوا اور حضرت عمر عدد اربعین کو اہل اسلام کی پورا فرمائی اور صحابہ
مین بلال ابن ریاسی مرقوم ہی کہ بکہی بلال عمر چالیس مرد اور گیارہ عورت
کی بعد اسلام لائی مگر اول صحیح و مشہور ہی روایت ترمذی
عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کئی ہین کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرمائی تہے کہ ای اللہ عزت دی اسلام کو عمر بن خطاب
و یا عمر بن ہشام سے روایت احمد حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ
سی روایت کئی ہین کہ فرمائی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہ مین واسطے
بی ادبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ارادہ کر نکلا نظر کیا مین کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجہسے اگے مسجد شریف مین دوق بخشش ہوکر
سورہ فاتحہ شروع کئے ہین مین آہستہ سے حضرت کے عقب مین کھڑی

ہو قرآن شریف سماعت کر کہا کہ واللہ یہہ شاعر ہی جیسا قریش کہتی
ہین بعد اسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آیۃ اِنَّہٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ
کَرِیْمٍ وَّمَا ھُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ الخ پڑھی بمجرد استماع آیتن اُسکے
دلین میری اسلام واقع ہوا ہمین دوسر فضایل ہین سیدنا
امیر المومنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی

فضیلت ابن عساکر حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ عنہ سے روایت
کئی ہین کہ فرمائی تمام صحابہ پوشیدہ ہجرت کئی مگر عمر علانیہ حضرت عمر
نیت ہجرت سے شمشیر گردن مین ڈال تیر وکمان بازو سے لگا سان ہاتھہ
مین لے نزدیک کعبہ معظمہ کی اگر نماز وطواف ادا کر کفار قریش کو کہ اسوقت
حاضر تہی نزدیک جاکر فرمائی کہ شاہت الوجوہ جسکا ارادہ ہووی
کہ مان اوسکی روی لڑکی یتیم ہون اور جورو بیوہ ہووی سوای اس مقام کے

میری سی ملی کوئی کافرون سے اسوقت جرات نہین کیا **فضیلت**

بخاری اور مسلم ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کئی ہین کہ فرمائی رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کہ ایکروز خوابمین دیکھا مین جنت کو کہ اس جنت مین

ایک مکان ہی کوشہ مین اسکی ایک عورت وضو کر رہی ہی کہا مین

کہ یہہ مکان کسکا ہی اہل مکان جوابدئی کہ یہہ مکان عمر کا ہی غیرت کو

تمہاری یاد کر و پس آیا مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ بہت رو کر فرمائی

کہ ایسی غیرت ہی یا رسول اللہ **فضیلت** بخاری اور مسلم عبد اللہ

ابن عمر رضی اللہ عنہ سی روایت کئی ہین کہ فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم ایکروز خواب مین دیکھا کہ مین دودہ پیتا ہون سے جنی کہ ناخنو

سے میرے رطوبت اسکی جاری ہوے بعد اسکے عمر کو

دیا مین صحابہ عرض کئے کہ تعبیر اسکی کیا ہی فرمائی رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فرمائی تعبیر اسکی علم ہی فضیلت بخاری
اور مسلم ابو سعید خدری سے روایت کئی ہین کہ فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ایکروز خوابمین دیکہا آدمیونکو بعضی انکو سینی تک قمیص اور بعضونکو
ناف تک تہا عمر کو دیکہا مین کہ قمیص انکا زمین تک لگا ہوا تہا صحابہ
عرض کئی کہ تعبیر اوسکی کیا ہی فرمائی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فرمائی
کہ تعبیر اسکی دین ہے فضیلت بخاری اور مسلم سعد بن ابی وقاص سے
روایت کئی ہین کہ فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قسم ہی اوس ذات
پاک کی کہ جان میری اسکے ہاتہہ مین ہی کہ ہر کوچہ و برزن مین کہ
شیطان ای عمر تم سے ملتا ہی پہر اس کوچہ مین نہین چلتا دوسرے کوچی سے
نکل جاتا ہی فضیلت بخاری ابو ہریرہ سے روایت کئی ہین کہ فرمائی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آگی کی پیغمبرون کی امت مین لوگ ہوتے تہے

کہ حق تعالی انکو الہام کرتا تہا اگر میری امت مین کوی ہوتی البتہ عمر ہوے
فضیلت ترمذی ابن عمر رضی اللہ عنہما سی روایت کئی ہین کہ
فرمای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالی امر حق کو عمر کی زبان اور
دل پر نازل کیا ہی راوی کہتی ہین کہ آیۃ شریف کسی کی مقدمہ مین
جب نازل ہوتی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہتی کہ آیۃ موافق
رای عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی نازل ہوی فضیلت ترمذی اور حاکم
عقبہ بن عامر سی روایت کی ہین کہ فرمای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر میری
بعد کوئی پیغمبر ہوتا البتہ عمر پیغمبر خدا کا ہوتا فضیلت ترمذی بی بی عایشہ
رضی اللہ عنہا سی روایت کی ہین کہ فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
دیکہتا ہون مین شیاطین انس اور جن کو کہ عمر سی بہاگتے ہین
فضیلت بزار ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کئی ہین کہ فرمائے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ عمر چراغ اہل جنت کا ہی فضیلت
طبرانی اوسط مین ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کئی ہین جبریل
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حضور مین حاضر ہو عرض کی کہ یا رسول
اللہ عمر کو میری طرف سے سلام فرمائی اور انکو خبر دیجئے کہ غضب تمہارا
عزا ہی اور رضا تمہاری حکم ہی فضیلت ابن عساکر ابن عباس رضی
اللہ عنہ سی روایت کئی ہین کہ فرمای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملائکہ
تمام آسمان کے عمر کے بزرگی کرتے ہین اور تمام شیطان زمین کے عمر سے
بہاگتے ہین فضیلت طبرانی اور دیلمی فضل سی روایت کیے ہین
کہ فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حق بعد میری ہمراہ عمر کی ہی
جس جائی کہ رہی فضیلت بخاری اور مسلم ابو ہریرہ رضی اللہ
عنہ سے روایت کی ہین کہ فرمای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کہ ایک شب کو خواب مین دیکھا مین کہ ڈولو یک چاہ پر رکھا ہوا ہی اُس چاہ
جسقدر خدا تعالی نے چاہا سینچا مین پھر ابو بکرؓ اوس ڈولو کو لی ایک یا
مرتبہ سینچی اور اُنکی کشش مین ناتوانی تہی حق تعالی اُنکو مغفرت کر
پھر عمر بن خطاب اُس ڈولو کو لی بہت سینچی کہ تمام تشنہ لوک سیر آب
ہوگئی نووی کتاب تہذیب مین لکہی ہین کہ اشارہ خلافت سے
ابو بکرؓ کی اور ترقی اسلام و حصول فتح و فتوح ممالک اعلاء کلمۃ اللہ
زمانہ خلافت مین عمر بن خطاب کی ہی فضیلت طبرانی اوسط
ابی سعید خدری سے روایت کئی ہین کہ فرمای رسول اللہ علیہ وسلم
جو شخص کہ عمر سی عداوت رکہی گویا کہ مجہہ سے عداوت رکہا اور جو شخص کہ
عمر سے محبت رکہا گویا وہ مجہہ سی محبت کہا اور حق تعالی شب عرفہ مین
آدمیون سے مباہلہ عام کیا اور عمر سے خاص مباہلہ فرمایا اور جتنی نبی کی

ایک محدث ہوتا ہی اگر میری اُمّت مین محدث ہوی البتہ عمر ہوگا
اصحاب عرض کئے کہ یا رسول اللہ محدّث کیا ہی فرمای رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کہ محدث فرشتون سے کلام کرتا ہی **فضیلت**
ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرمای کہ زمین پر عمرؓ سی زیادہ دوست میرا
کوئی نہین ہی **فضیلت** ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو مرض الموت
مین لوگ عرض کئے کہ تم عمرؓ کو خلیفہ مقرر کئی ہو اگر خدا تعالیٰ تم سی پوچھی
کہ تم کسکو خلیفہ کئی ہو کیا جواب تم دو گی فرمائی صدیق کہ جناب
الٰہی مین عرض کرونگا کہ عمرؓ کو انمین سے جو بہتر اور برتر تہا مین اسکو
خلیفہ مقرر کیا ہون **فضیلت** ابن مسعود فرمائی کہ اگر علم عمرؓ کا ایک طرف
علم تمام احیا ارض کا تولا جاوے البتہ علم عمرؓ کا زیادہ ہوگا **فضیلت**
احمد اور بزار اور طبرانی ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین

لہ فرمائی ابن مسعودؓ فضیلت عمر بن خطابؓ کی دوسرون پر چہار چیزون
سی ہی اوّل یہہ قیدیان بدر کو عمرؓ نی تجویز قتل کی کئی خدایتعالی
بہی موافق رای انکی آیۃ شریف لولا کتاب من اللہ سبق الخ
نازل فرمایا دوسرا مقام یہہ کہ عمرؓ پردہ کرنا عورتون کا تجویز کی
حق تعالی بہی آیۃ حجاب فاذا سئلتموہن متاعا فسئلوہن من وراء
حجاب نازل فرمایا تیسرا یہہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واسطے
اسلام عمر بن خطاب کے دعا فرمائی چوتھا تجویز فرمانا حضرت عمرؓ کا
ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو واسطے خلافت کی اور اول بیعت کرنا
عمرؓ کا **فضیلت** ابن عمر رضی اللہ عنہما سی روایت ہے کہ عمر بن خطابؓ
لشکر واسطے جہاد کی روانہ فرمای اتفاقًا ایکروز حضرت عمر بن خطاب خطبہ
روز جمعہ کا پڑہ رہی تھے ایک آواز فرمائی کہ یاساریۃ الجبل الجبل حاضرین

استماع سے اس قول کی متحیر ہوئے جب لشکر فتحیاب ہو آیا حال انکا
معلوم ہوا کہ ساریہ سرگروہ لشکر کی تہی وقت مقابلہ کفار کی غافل
پڑہی تہی اور کفار غضب سے انکی [illegible] کو وہین سے پوشیدہ آرہی تہی جب آواز
عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی پہنچی ساریہ کفاران [illegible] با خبر ہو جو سے مقابلہ کر فتحیاب
ہوئے اور یہہ قصہ محدثین کے نزدیک بہت مشہور ہی **فضیلت** تاریخ
خلفا مین قتادہ سے مرقوم ہی کہ ایام خلافت مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ
واسطے تعلیم دین و ادب آدمیون کی قمیص پیوندار کہ بعضی پیوند چمڑے کے
تہی پہن کر درہ ہاتہہ مین لیکر راہ سے گذرتی فرماتی تہی اور ایام خلافت
مین بہت سے ممالک فتح ہو داخل بلاد حکومت اسلام ہوئے جیسا کہ تاریخ
سیر پر پوشیدہ نہین ہے **فضیلت** لوگ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ
عنہ کو خلیفہ رسول اللہ کہتی تہی اور ابتداء خلافت مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو

خلیفہ خلیفۂ رسول اللہ کہتے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمائے کہ یہہ مضمون
دراز ہے تم پر مشکل اور دشوار ہوگا مقولہ اس قول کا بعدہ باختلاف
روایت جیسا کہ سیر اور احادیث مین مذکور ہے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لقب حضرت عمرؓ کا امیر المومنین تجویز کی اور وہی شایع
اور مشہور ہوا اور سن اور تاریخ ہجرت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
مقرر اور بیت المال کو جمع علیحدہ کرنا اور صلوۃ تراویح و قیام شہر رمضان
شب مین اور تحریم متعہ اور ام ولد کی بیع کی ممانعت اور جمع کرنا نماز
جنازہ مین آدمیونکو اور چہار تکبیرات نماز جنازہ مین اور دفترداری
ممالک کی اور لینا صدقات کا اور زکواۃ لینا اسپونکا اور قاضیونکا
مقرر کرنا وغیرہ ایام خلافت مین اپنے حضرت عمرؓ مقرر فرمائے فضیلت
تاریخ خلفا مین ابی امامہ رضی اللہ عنہ سے مذکور ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ

ایام خلافت مین بیت المال سی کچھ تصرف مین اپنی نہین لاتی جب بہت تنگی
پہونچی اصحاب سے فرمائی کہ امر خلافت مین شغل مین کرتا ہون تردد معاش
نہین کر سکتا ہون میری واسطی کچھ بیت المال سی مقرر کرو حضرت علی
رضی اللہ عنہ فرمائی کہ صبح و شام کا طعام لیو پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ
موافق تقرر حضرت مرتضی رضی اللہ عنہ کی بقدر طعام دو وقتہ کی بیت
المال سی لیتی تھی استیعاب مین مذکور ہی کہ عمر بن خطاب رض کسی ملامت کنندہ
سی خوف نہین کرتی مطابق آیۃ شریف وَلَا یَخَافُوْنَ لَوْمَۃَ لَائِمٍ
اور قرآن شریف حسب رای عمر بن خطاب رض کی چند جا نازل ہوا حتی کہ
بعضی روات بیس مقام مین شمار کئی ہین انہین سے مقدمہ مین قیدیان
بدر کی اور حجاب مین اور تحریم خمر مین اور مقام ابراہیم کی آیۃ کو
شمار کئی ہین اور ایک کبار علماء اصحاب سے کہ روایت انکی بہت

علم اصولیین قوی شمار کئی جاتی ہی اور ایک عشرہ مبشرہ بالجنۃ اور
اول قاضی اسلام مین اور مسجد نبوی کو کلان تیار فرمای اور ایام قحط
مین حضرت عباس رض عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ کر خدای تعالی
سی دعا چاہی ورحقتعالی اپنی فضل سے استجابت دعا کر آب رحمت
نازل کیا اور آپکی عظمت سی ہرقل سلطان روم گریز کیا حمص نصیرا

کیفیت شہادت مین حضرت امیر المومنین صاحب رسول اللہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی

حضرت عمر خلافت پر بعد وفات ابوبکر خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مقرر
ہوئی بائیسوین تاریخ شہر جمادی الثانی سن تیرہ مین موافق روایت
زہری کی منشیان اخبار محمدی قصہ ماتم ہوش ربا شہادت امیر المومنین
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خامہ سیہ جامہ اشک ریز سی ایسا مرتسم کی

کہ جب حقتعالی اذربایجان وغیرہ ممالک کو بسعی بلیغ خلیفہ ثانی کی
فتح فرمایا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سن ۲۳ تئیس میں حج فرماکر منی
بطحٰی مین نہفت فرمائی سعید بن مسیب روایت کرتی ہین کہ حضرت
عمر رضی اللہ عنہ بطحٰی مین شتر خاص کو بٹھاکر آب نوش فرمائے اور دست
مبارک طرف آسمان کی دراز کر دعا فرمائی کہ ای بار تعالی عمر میری
دراز ہوی اور طاقت میری ضعیف ہوی میری رغبت پراکندہ
ہوی اب میری روح کو ضایع متکر اور زیادہ حیات نکر اپنی طرف
قبض کر۔ راوی کہتی ہین کہ ذیحجہ کا مہینا تمام نہین ہوا کہ حضرت عمرؓ
شربت شہادت نوش کی معدان بن ابی طلحہ سی روایت کیے
ہین کہ ایکروز عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بعد خطبہ کی فرمائی کہ خواب
میں دیکھا مین کہ ایک مرغ مجھکو ایک یا دو چونچ مارا مین حضور اجل آنی

گمان کرتا ہون لوگ مجھکو واسطے مقرر کرنی خلیفہ کی کہتی ہین خدای
جل شانہ اپنی دین نبوی بکو برباد و ضایع نہین کریگا اگر مرجاؤن مین
خلافت ان چہہ کے شورے مین ہی ایسے وہ چہہ شخص کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اونسے راضی ہو وفات فرمائی مغیرہ ابن ابی شعبہ
حاکم کوفہ کی تہی جناب امیر المومنین کے حضور مین عرضی لکہی کہ میری
نزدیک ایک غلام ہی بہت کاری گر اگر حکم ہو تو حضور مین روانہ
کرون اور فی الحقیقت وہ غلام کاری گری مانند نقاشی و نجاری
و حدادی وغیرہ فنون کی جانتا تہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ درجواب
عنایت نامہ متضمن طلب مین اس غلام کی لکہی مغیرہ حسب الامر اس غلام کو
مدینہ کی طرف روانہ کی اور ایک روایت مین سو درہم دوسری
روایت مین ایک درہم خراج اُس غلام کا مقرر کی وہ غلام حضرت

عمر رضی اللہ عنہ کی خدمتمین حاضر ہوا زیادتی مقرر کرنا خراج اپنا ظاہر کیا
حضرت عمرؓ استفسار خراج اسکا دریافت کر فرمائی کہ خراج تیرا زیادہ
نہین ہی وہ غلام حضور سے خلیفہ کی پرغضب اور ناخوش چلا گیا بعد چند
روز کی خلیفہ اوس غلام کو کہ نام اوسکا ابو لؤلؤ تہا طلب کرا ارشاد
فرمائی کہ مجھکو معلوم ہوا کہ تو کہا کہ ایک ہی آسیا ہوا کی تیار کرونگا وہ
ملعون خلیفہ سی پرغضب ہو کہا کہ ایک آسیا ایسی تیار کرونگا کہ
لوگ اوسی قیامت تک حکایت کرین پہر جب وہ ملعون خلیفہ کی حضور سے
گیا خلیفہ اصحاب سے فرمائی کہ مجہہ سے وہ غلام ابہی وعدہ کیا ہی پہر وہ
ملعون خنجر دو زبان کا کہ دستہ اسکا اوسط مین تہا اپنی لی زارین پوشیدہ
کر شب تاریک مین آکر گوشہ مسجد شریف مین پنہان ہوا جب صبح کو
حضرت عمر رضی اللہ عنہ خواب راحت سی بیدار ہو کر واسطے بیدار کرنی

آدمیون کی مسجد شریف مین تشریف فرما ہوا اس ملعون کے نزدیک گیا
ہوی وہ ملعون تین مرتبہ اس خنجر سے کہ پوشیدہ کیا تہا مارا اور بعض
روایت مین چہہ مرتبہ مارا اور بارہ آدمیون کو مارا کہ چہہ اُنہین سے شربت
شہادت پیئے اور چہہ انہین سے مجروح ہوی پھر ایک شخص اسکو چادر ڈال
گرفتار کیا آخر اپنی کو وہ ملعون ہلاک کرکہ جہنم مین جلدی چلے گیا خسر الدنیا
والآخرۃ خلیفہ جب مجروح ہوئی صہیب کو واسطے امامت کی امر کی
اور امر خلافت کو حضرت عثمان اور حضرت علی و طلحہ و زبیر و عبد الرحمان
بن عوف و سعد مین بطریق شورہ مقرر کی اور سیرۃ محمدی مین باختصار
مذکور ہی کہ جب خلیفہ مجروح ہوی آواز فرمای کہ اُس سگ کو پکڑ لیو اور
بعضی روایت مین مسطور ہی کہ خلیفہ فرمای فُزْتُ وَرَبِّ الْکَعْبَۃِ یعنی
پہونچا مین قسم ہی رب کعبہ کی عبد اللہ ابن زبیر اپنی باپ سے روایت

کرتی ہین کہ ایک روز عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ میری پڑکیہ فرراہ سی
گذری اثنا راہ مین ابو لولو ملکر عرض کیا کہ آپ میری مولاسی فرماکر
محصول میرا کچہہ کم کروائی خلیفہ استفسار فرمائی کہ تیرا محصول
کیا ہی جواب عرض کیا ایک دینار رماہوار حضرت نے جواب فرمائی یہہ
بہت نہین ہی پہر خلیفہ ارشاد فرمائی کہ تو میری واسطے ایک آسیا
مزدوری سے تیار کر وہ شقی بولا کہ تمہاری واسطے ایک آسیا مزدوری سے
ایسی تیار کردون کہ مشرق و مغرب مین چلی راوی کہتی ہین کہ اُس ہی
وقت مجہکو کہٹکا ہوا صبح کی نماز کی وقت جب موذن اذان دیا
اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ واسطے نماز کے طرف آدمیونکی برآمد ہوے
اور انکو نماز کا امر فرمائی اوس جگا ابن زبیر حاضر تہی ابو لولو پوشیدہ
بیٹہا تہا ناگہان اٹہہ کر چہہ چہریان مارا کہ ایک اونسی ناف کے نیچی پہنچی

ابن ہی نے خلیفہ کو گہایل کیا بہر خلیفہ نے عبد الرحمان کو واسطے امامت
کی امر کیا خلیفہ کو وہانسی اُٹہاکر دار الخلافت مین لے آئے خلیفہ اپنے
فرزند عبد اللہ کو طلب فرما واسطے تلاش و گرفتار قاتل کے امر فرمائی
جب خبر معلوم ہوی کہ وہ ملعون ابو لولو تہا خلیفہ عربی زبان سے
فرمائی کہ الحمد للہ مجہکو ویسی شخص کی ہاتہہ سی نہین مارا کہ وہ کلمہ پڑہے
اور اُوسی حجت کری بعضے کہتی ہین کہ ابو لولو مجوسی تہا اور بعضے
نصارا کہتی ہین اور تیرا شخصون کو مجروح کیا اور بخاری اپنی صحیح مین
عمرو بن میمون سے حدیث طویل روایت کی ہی مین مجروح ہونا خلیفہ کا
وسط نماز مین اور ہمراہ خلیفہ کی تیرا شخص کا مجروح ہونا مذکور کئی ہین
تاریخ خلفا مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سی مروی ہی کہ کہی ابن عباس
ابو لولو مجوسی تہا خلیفہ فرمائی کہ الحمد للہ خدا یتعالی قاتل کو میری

اہل اسلام سی نہین کیا بعدہ عبداللہ ابن عمر کو طلب کر وصیت فرمای
کہ میری ذمہ پر دین مردم کا چہیاسی ہزار ہی اگر مال اہل عمر سی ادا ہووی
بنی عدی سی سوال کرکے ادا کرو اگر اُسسے بہی ادا نہو قریش سی سوال
کر کی ادا کرو دوسرا یہہ کہ تم بی بی عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے
جاکر عرض کرو کہ عمر آپسے اجازت چاہتا ہی کہ ہمراہ اون دو صاحبون
کے دفن ہووی جب عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما بی بی کی خدمتمین حاضر
ہوی اور عرض کئی بی بی صاحبہ ام المومنین ارشاد فرمائی کہ وہ زمین
مین اپنی دفن کے واسطے رکہی تہی اب دفن عمر کا اپنی دفن پر مقدم
کری عبداللہ خلیفہ کی خدمت مین جواب بی بی کا عرض کئے خلیفہ فرمای
کہ خدا تعالی کا بہت شکر ہی اور بہت فرحناک ہوی خلیفہ کی خدمتمین
اصحاب عرض کئے کہ آپ کسیکو خلیفہ مقرر کر وصیت فرماوین خلیفہ

فرمائی کہ ان شش تن سے کسی کو واسطے خلافت کی زیادہ مستحق
نہین دیکھتا ہون اور خلیفہ اصحاب کے واسطے تقوی اللہ تعالی کے
اور تعظیم مہاجرین اور انصار کی وصیت فرمائی خلیفہ حکیم کو واسطے
معالجہ کے طلب فرمائی طبیب دریافت حال کر نبیذ پلایا بعضے
جراحات سی وہ نبیذ نکلا بعد اوسکے دودہ پلایا وہ بہی زخمون سے
باہر نکلا طبیب بولا کہ شب صحت سے گذرنا بہت مشکل ہی جب
خلیفہ کی رحلت قریب ہوئی ارشاد فرمائی کہ بعد میری خلافت
ان چھے تن مین یعنے حضرت عثمان و حضرت علی و طلحہ و زبیر و سعد
و عبد الرحمان مقرر کیا ہون باہم مشورت کر جو مقرر ہوا انکو خلیفہ کرو
جب بعد وفات کے مشورت کی خلافت حضرت عثمان بن عفان
رضی اللہ عنہ پر مقرر ہوئی جب خلیفہ وفات فرما کر روضہ جا و دانی

اختیار کی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما لاش مبارک کو صحابہ
ہمراہ بی بی کے خدمتمین بعد سلام لاکر عرض کی کہ عمر اجازت
چہتا ہی بی بی فرمائی کہ عمر کو اصحاب کے نزدیک یعنی محمد رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابو بکر صدیق کے نزدیک داخل کرو
پہر حضرت عمر کو آغوش مین ابو بکر صدیق کے دفن کی عمر بن
میمون سے روایت ہی کہ ابو لولو نہ روز نگ نصرانی غلام مغیرہ ابن شعبہ کا
تہا بی بی عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہی کہ جن نے
بعد شہادت حضرت عمر کے ابیات ماتم کی پڑہی اور خلیفہ دوسر
حج پی در پی کئی اور نقش انگشتری مبارک کا وکفی بالموت واعظا تہا
شمایل مبارک ابن عساکر ابی رجا عطاردی سے شمایل مبارک حضرت
خلیفہ کے روایت کئے ہین کہ تہی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ

بلند قامت تندرست اور جبین مبارک کے بال نہین تھے کشادہ
دہن بہت سرخی دار چشم رخسارہ مبارک سبک تھی اور مونچھی
کے بال بہت اور سرخ تھے جمع تھا کرامات مین حضرت عمر
رضی اللہ عنہ کے کرامت راوی نقل کرتے ہین کہ ایام خلافت
مین امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی مصر فتح ہوا خلیفہ
عمر بن العاص کو حاکم وہانکا مقرر کر روانہ فرمائی و دنیل کو ایک عادت
تھی کہ سالمین اکثر یہ خشک ہو جاتی جب وہ زمانہ آیا عمر بن عاص ساکنین
شہر سے حال اسکا دریافت کی اہل مصر جواب دی کہ عادت اسکی ایسی ہی
کہ سالمین یکبار خشک ہو جاتی ہی ہم لوگ بعد بارار وز کے ایک دختر
خوبصورت پاکیزہ پیدا کرمانباپ کو اسکے اشرفی دیکر راضی کر
پھر اسکو لباس عمدہ و زیور عمدہ از عمدہ پہنا کر رود نیلمین ڈالدیتے ہین

عمرابن العاص بولے کہ ایسی عادت اسلام مین موقوف ہوئی اور اسلام
تمام قواعد کفار ونکے برباد کرتا ہی پھر اوس تاریخ سے تین مہینے
ہوسے کہ رود نیل جاری نہین ہوی اہل مصر ارادہ فرار کا شہر سے
کی عمر بن العاص اسکو مشاہدہ کر حضرت امیر المومنین کے خدمتمین عرضی
لکھی امیر المومنین تحریر فرمائی کہ جو تم کئی ہین پسندیدہ و خوب ہی اور
عنایت نامہ مین ایک پارچہ عربی زبان سے لکھی کہ ترجمہ اسکا یہہ ہی کہ طرف سے
عبد اللہ امیر المومنین کے رود نیل کو بعد حمد و صلوۃ کے معلوم ہووے کہ
اگر تو اپنے طرف سے جاری ہوتی ہی مت جاری ہو اور اگر خدا تعالی واحد
قہار کیطرف سے جاری ہوتی ہی جاری ہو پھر عمر بن العاص اوس پارچہ کو
رود نیل مین رکہوا دی صبح کو اہل مصر دیکھے کہ سولہ گز معمول سے زیادہ
پانی جاری ہی اوس روز سے وہ معمول موقوف ہوا کرامت

جس روز کہ امیر المومنین شہید ہوئے تمام روز زمین تاریک ہوی یہانتک
کہ کودکان اپنے ماؤن کے نزدیک اکر کہتے تھے کہ شاید قیامت
ہوی مان انکی جواب دئی کہ یہہ قیامت نہین بلکہ شہادت امیر المومنین
عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی ہی کرامت امام مستغفری دلایل النبوۃ
مین ایک غازی سے حکایت کئے ہین کہ کہی انہونے کہ ایکوقت
ہم غزا کو جاتے تھے ہمراہ ہمارے ابو حیان نامی غلام بنی تمیم کا ابوبکر صدیق
و عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے شان مین ناسزا و بد کہتا ہرچند کہ پند و نصیحت
کئے ہم کارگر نہوا آخر اسکو یک شہر کے حاکم کے نزدیک کہ اثناء راہ مین
تہا لیجا کر فریاد کئے ہم حاکم اسکو اپنے نزدیک تہا کر ہمکو رخصت کیا
جب ہم راہ سفر کی لی وہ شخص پھر آیا نہایت شادان و فرحان حاکم
اسکو خلعت و پوشاک و اسپ سے سرافراز کر رخصت کیا وہ ہمکو دیکھکر

شماتت کر کہتا کہ ای دشمنان خدا دیکہے کہ مجکو نہ مضرت بلکہ نفع پہنچا
ہم اسکو کہے کہ تو ہمارے ساتھ مت چل وہ ایکطرف اور ہم ایکطرف
راہ چلتے تہے ایک وہ شخص جا جنگل کے واسطے راہ مین بیٹھا ایک جماعت
زنبوروں کی آکر اسپر حملہ کری وہ ہمسے مددگاری چاہا ہم واسطے
مدافعت کے ارادہ کی زنبور حملہ ہمارے طرف کی جب ہم کنارہ ہوے
زنبوران اسکو کاٹ کاٹ تمام گوشت و پوست اسکا نوش کر فقط
استخوان سفید چھوڑ دی قولہ تعالیٰ اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ کرامت
اُسہی کتاب مین مذکور ہی کہ ایک شخص سلف سے کہی کہ ایام طفولیت مین میرا
استاد رافضی تہا مجکو تعلیم بد کرتا اور مین خدمتمین سیدنا حضرت ابوبکر صدیق
اور حضرت عمر فاروق کے شانمین بد کہتا تہا ایکروز خواب مین دیکہا
کہ قیامت برپا ہی تمام لوگ حضرت رسالت پناہ کی طرف رجوع کیے

ہین ناگہان نظر کیا مین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہین
بہین و بسیار رین و بہر سفید و سیاہ لحیہ حاضر ہین حضرت رسالت پناہ
پر سلام کرتے ہین مین بہی نزدیک جا کر چاہا کہ سلام کرون ایک اُن
دو میسے عرض کی کہ یا رسول اللہ یہہ شخص ہمسی کیا چہتا ہی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم چاہی کہ مجکو پکڑ لیوین ناگہان خواب سے بیدار ہوا مین ریش و بروت
کے بال گر گئے چار مہینے اسیہی حال مین رہا مین ایکروز میرا ایک دوست
بخیال امراض خبیثہ میری حال کو دریافت کی پہر تمام حال رو برو انکے
ظاہر کیا مین وہ بولے کہ سبحان اللہ تم کس واسطے رو برو حضرت رسالت
پناہ کے توبہ نہین کی اور عفو تقصیر نہین چاہی کیا تمکو معلوم نہین کہ درود
جس کسی پر پڑہے جاوے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتمین
پہنچتا ہی فی الحال اسیلا بیچی آبتابہ طلب کر وضو کر کے دو رکعت نماز

مجکو پروائی ہو خدا سے دعا چاہتا ہون ای بار یتعالی غفور رحیم توبہ کیا مین اور

فضیلت پر شیخین کے قایل ہوا مین بعد اسکی ایک ہفتہ گذرا کہ وہ مرض

مجسے زایل ہو پرش و بروت مجہکو نکلے اَللّٰھُمَّ وَفِّقْنَا لِلتَّوْبَۃِ

اِلَیْکَ وَالْاَعْمَالِ الصَّالِحَۃِ عَلٰی مَا رِضَاکَ اِیَّاکَ نَعْبُدُ

وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ کرامت ایک سلف سے اسہی

کتاب مین مرقوم ہی کہ کہی انہونے کہ معمول میرا تہا کہ بیوارثی مردونکو کفن

دفن کرتا ایکروز کوفیونمین سے ایک شخص مرگیا تہا مین غلام کو لینے

واسطے خریدی کفن کے بازار کو بہیجا اور آپ مردے کے نزدیک گیا مین دیکہا

کہ ایک خشت اسکے شکم مین رکہے ہی بعد تہوڑے دیر کے وہ مردہ اُٹہکر

واویلا مچایا مین اسکو کہا کہ لا الٰہ الا اللہ بول وہ مردہ کہا کہ اس

کلمہ مجہکو کیا نفع کریگا مین اپنے قوم کے سات ابوبکر رضی اور عمر رضی سے اوپر نہایت

بدو درشت کہتا بعد مرنیے میرے جاے میری جو دوزخ مین
ہی بتا اب واسطے عبرت دوسرونکے مجھکو خدا زندہ کیا ہی پھر وہ
مرگیا مین حال اسکا دوسرے کو فیونکو تولا دہ جوا بدکہ شیطان اسمین سرایت
کیا ہی گلزار تیسیر اذکر خلافتمین مجے اللیالی تبلاوت القران
سیدنا حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کی چمن پہلا کیفیت
اسلام مین عثمان بن عفان بن ابی العاص بن امیۃ بن عبد الشمس
بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرۃ بن کعب بن لوی بن غالب
حضرت عثمان قریشی جو اصحاب کہ دعوت سے حضرت ابو بکر صدیق
رضی اللہ عنہ کے اسلام لاے انمین سے ہین ابو عبد اللہ و ابو لیلی کنیت تہے
بعضے روایت مین ہی کہ ابا عمر بہی کنیت تہی سن چہٹے عام فیل سے
تولد مبارک ہوا اور اول طرف حبشہ کی بعدہ طرف مدینہ منورہ کے

ہجرت کیئے والدہ کا اسم اروی بنت کریز بنت ربیعہ کے اور نانیکا
اسم بیضا ام الحکیم بنت عبد المطلب ابن ہاشم تہا نہایت شکیلہ و جمیلہ تھے
یہ من جملہ دوسرے افضایل ہین سیدنا حضرت عثمان ذو النورین رضی
اللہ عنہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو صاحبزادیون کو اپنے
یعنی رقیہ و ام کلثوم کو حضرت عثمان رض کو مرۃً بعد اخری تزویج فرمائے
جب وہ دونو بی بی وفات کی فرمائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ اگر
میرکو تیسری دختر نا کتخدا ہوتی البتہ عثمان سے عقد کر دیتا اور ہین یہ دو عقد
نہین کیا مگر خدا کے حکم سے اب تم کسیکی دختر سے نکاح کروا دیو اور خلیفہ
ثالث بسبب مرض و بیمار داری بی بی کی و امر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے جنگ بدر مین حاضر نہین تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
خلیفہ ثالث کا غنیمت سے امر کر دلوائی اور حدیبیہ مین حاضر نہین تھے وجہ

اسکی یہہ ہوئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی امر ضروری پر
حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کو طرف مکہ کے ارسال فرمائی جب
خبر پہنچی کہ کفار حضرت عثمان کو شہید کئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم پر غضب بارادہ قتل کفار کے تمام اصحاب سے درخت رضوان
کے نیچے بیعت لی اور بایاں دست مبارک اپنا حضرت عثمان رض
کا مقرر کر دست راست پر اپنے بیعت کی جاے غور کی ہی کہ کیا فضیلت
ہوی پہر خبر معلوم ہوی کہ حضرت عثمان ذو النورین زندہ ہین شہید
نہین ہوے خاطر مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تسکین پذیر ہوئی
فضیلت اور یک مبشر بالجنۃ اور یک اصحاب شورہ جو حضرت
عمر رض واسطے خلافت کے مقرر فرمائی او نمین ہین اور قرآن شریف
جمع فرمائی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمای کہ اس مسجد کو

ون زیادہ کریگا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پانچ مکان خریدکر
سکی شریک مسجد نبوی کی اور مرتبہ ثانی بعد وفات رسول اللہ
علیہ وسلم کے ایام خلافت مین کلان زیادہ تیار کی **فضیلت**
بخاری ومسلم بی بی عایشہ صدیقہ محبوبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
ی روایت کئے ہین کہ جب حضرت عثمان رض خدمت مین رسول اللہ ص
علیہ وسلم کے حاضر ہوے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لباس مبارک
فرمائی کہ تم شرم وحیا اسے نہین کرتے ہو کہ جسکی ملایکہ اللہ تعا
کے شرم کرتے ہین **فضیلت** بخاری ابی عبد الرحمان سلمی سے
روایت کئے ہین کہ جس وقت اہل بلوا حضرت کو حصار کی
فرمای کہ مین تمکو خدای جل شانہ کی قسم دیتا ہون کہ رسول اللہ صلی
علیہ وسلم فرمائی کہ جو شخص جیش عسرت کی تجہیز کریگا اسکے وا

جنت ہی جیش عسرت کی تجہیز مین کیا اور فرمائی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کہ جو شخص کہ بیر معونہ کو کندہ اور بعضے روایت مین ہی کہ خرید
کریگا اُسکے واسطے جنت ہی اسکو بہی مین کندہ کروایا آیا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یہہ ارشاد کی سو تم جانتے ہویا نہین اہل بلوا خلیفہ
کے مقولہ کو تصدیق کی ترمذی عبد الرحمان ابن خباب سے روایت
کی کہ کہنی انہوں نے جسوقت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تیاری جیش
عسرت کی فرماتی تہے مین حاضر تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
تحریص کے موافق اولاً حضرت عثمانؓ عرض کی کہ سو شتر معہ سامان
واسطے سفر کے میرے ذمہ پر ہین اور دوسرے وقت دو سو شتر
معہ سامان تیسرے وقت تین سو شتر معہ سامان حضرت عثمانؓ غنی اپنا ذمہ
تیاری کی اور ایک روایت مین ساتھ سو شتر معہ سامان اور بجائے

واسطے سواریکے خریدی کر مجاہدین فی سبیل اللہ کو دیئی اور ایک
روایت مین کہ ہمراہ اشتر و فرس کے کئے او قیہ طلا بہی تہی **فضیلت**
ترمذی انس سے روایت کی ہین کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بیعت الرضوان اصحاب کی لی حضرت عثمان رضہ حسب الامر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ مین تشریف رکھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فرمائے کہ عثمان رضہ حاجت پر اللہ اور رسول اللہ کے ہی پہر ایک دست
مبارک کو حضرت عثمان رضہ کا فرض کر دست ثانی سے بیعت کی
فضیلت ترمذی حاکم اور ابن ماجہ مرۃ بن کعب سے روایت کئے
ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتنہا جو ظہور مین آوینگے اسکا
ذکر الہام غیبی سے ارشاد فرما رہے تھے کہ ایک شخص چادر اوڑھے
ہوئے اس جاہی سے گذرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے کہ اسوقت

یہہ شخص حق پر ہوگا مُراد اُس سے اشارہ طرف بلوا اور شہادت
ذوالنورین سے ہی راوی لکھتے ہین کہ مین جا کر تلاش کر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین عرض کیا کہ وہ شخص عثمانؓ ہین
در جواب رسول اللہ نعم فرمائے **فضیلت** ترمذی اور حاکم بی بی
عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کئے ہین کہ فرمائے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کہ ای عثمانؓ شاید کہ خدائتعالی تمکو ایک قمیص پہنا ویگا اگر
منافقون ارادہ اسکے چھینے کا کرین ہرگز دور مت کرو حتی کہ تم مجھ سے ملو
یہہ بہی اشارہ بلوا سے ہی **فضیلت** ترمذی روایت کئے ہین کہ بلوا کے
روز حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرمائے کہ مجھسے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم عہد فرمائے مین اسپر ثابت ہون **فضیلت** حضرت عثمان
ہر روز روزہ رکھتے اور بیس حج بیت اللہ کے فی سبیل اللہ کئے

ستیعاب مین مذکور ہی کہ فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو شخص کہ
یر رومیہ کو خرید کریگا اور واسطی شرب مسلمانون کے مقرر کریگا حقتعالے
سکی واسطے جنت مین جای شرب مقرر کریگا حضرت عثمان یہودیکے
زدیک جاکر پیام خریدی کا کی وہ یہودی واسطے فروخت
سالم کے راضی نہوا آخر اول نصف چاہ رومیہ کو خرید کر فرمائی
کہ اگر چاہے کہ تو دو دو روز اپنے حصہ کے مقرر کرین نہین تو
ایک ایک روز نوبت مقرر کرین وہ یہودی ایک ایک روز پر راضی
ہوا حضرت عثمان اپنے روز مسلمانونکو پانی پلانا مقرر کئی جب اسروز
مسلمان پانی لیتے وہ یہودی اپنا نصف حصہ بھی حضرت عثمان
رضی اللہ عنہ کو فروخت کیا نصف اول بارہ ہزار اور نصف ثانی
ہزار درہم کو خرید کئے **فضیلت** اوسبب عقد کرنے

دو صاحبزادیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذوالنورین کہتے
ہین **فضیلت** محمد بن سیرین سے مروی ہی کہ حضرت عثمان اعلم
مناسک حج کے بعد انکے حضرت عمر رضی اللہ عنہما تھے **فضیلت**
ابن عباس سی مروی ہی کہ قران شریف کو حضرت عثمان رض اور مومنان
ترتیب دئی **فضیلت** استیعاب مین مذکور ہی کہ حضرت عثمان
رضی اللہ عنہ تمام شب مین ایک دو کانہ مین سالم قران شریف قرات
فرمائی حمین **تیسرا کیفیت شہادت مین حضرت عثمان**
رضی اللہ عنہ کی جب اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دفن
مبارک حضرت عمر رضی اللہ عنہ سی فارغ ہوے واسطے تقرر امر خلافت
کے ایک مکان علحدہ مین حضرت عثمان اور حضرت علی مرتضی اور
عبدالرحمان اور سعد اور زبیر وطلحہ جمع ہو کر مشورت کئے عبدالرحمان

کھے کہ تقرر خلافت کو رائی پر تین شخصون کے تم مقرر کرو زبیر فرمائے
کہ مین اپنی رائی کو تابع رائے حضرت علی کے کر دیا ہون سعد نے
فرمائی کہ مین اپنی رائے کو تابع رائی عبدالرحمان کے کیا حضرت طلحہ
فرمائی کہ مین اپنی رای کو تابع رای عثمان کے کیا جب عبدالرحمان
اور حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم باقی رہے
عبدالرحمان فرمای کہ مین ارادہ خلافت کا نہین رکھتا ہون تم
دونون سے کون شخص اس سے خلع کرتا ہی تا کر دیوین ہم ایک
اپر راہ رسول اللہ اور اللہ جل شانہ کے تم دونون اپنے اپنے نفس مین
فکر و تامل خوب کرو کہ افضل تم مین کا خلیفہ ہووے اور اصلاح امت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر حرص و سعی کرو حضرت عثمان اور حضرت
علی خاموش رہے عبدالرحمان فرمائی کہ اس امر کو میری رائی پر

کہ مین قسم ہی خدای جل شانہ کی کہ بہتر اور برتر تمہارے مین کو مقرر کرونگا
دونوں صاحب راضی ہوئی پر عبدالرحمان کے راضی ہوئے پھر عبدالرحمان حضرت
علی کو فرمائی کہ تم اسلام مین مقدم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
قرابت رکھتے ہو اگر تم کو مین خلافت پر مقرر کرون عدل کرو اور اگر
دوسرے کو خلیفہ تم پر مقرر کرون اطاعت اور فرمان برداری کرو علی مرتضی
درجواب نعم فرمائی پھر حضرت عثمان کیطرف متوجہ ہو وہی عبارت
کہی جب حضرت عبدالرحمان ان دونون صاحبون سے عہد لی حضرت
عثمان رضی اللہ عنہ کے ہات پر بیعت کی اور کیفیت شہادت مین
حضرت عثمانؓ کے ابن عساکر زہری سے و سعید بن مسیب سے روایت
کئے ہین کہ حضرت عثمان مظلوم شہید ہوئے اور جو کہ انکو شہید کیا وہ
ظالم جو کہ انکو ذلیل کیا وہ معذور ہی زہری سعید بن مسیب سے کہے کہ

شہادت خلیفہ کا کیا ہی بیان کرو سعید بن مسیب فرمائی کہ جب عثمان رض
امر خلافت پر قایم ہوئے بعضے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ناخوش ہوئے تھے اور مکروہ جانتے تھے کس واسطے کہ حضرت
عثمان اپنے قوم سے زیادہ محبت رکھتے اور ایام خلافتمین اپنے
کہ بارا سال کی تہی اکثر بنی امیہ کو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
صحبت انکو نہین تہی والی ممالک کا کی تھی اور اُن سے ایسے افعال سرزد
ہوتے کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُس سبب سی کراہت
کرتے حضرت عثمان ایسے امور پر خلاف ملاحظہ کر انکی تائید کرتے اور
خدمت سی معزول نہین کرتے جب حضرت عثمان عبداللہ ابی سرح اپنے
بنی عم کو والی مصر کا تقرر فرما امر واسطے تقوی اللہ کے فرمائی اور کسیکو
شریک کار انکا نہین کی دو سال تک عبداللہ والی مصر رہے اہل مصر عبداللہ

کی شکایت خلیفہ کے حضور مین لائی اور داد و انصاف خلیفہ سے
چاہی اور آگے بے خلیفہ کیطرف سے عبداللہ بن مسعود و ابی ذر غفاری
و عمار بن یاسر و بنو زہیل و بنو زہرہ ناخوشی دلمین رکھتے جب اہل مصر خلیفہ
کے حضور مین شکایت عبداللہ بن ابی سرح کی لائی خلیفہ عنایت نامہ
نامسی ابن ابی سرح کے متضمن تخویف و منع اذیت رسانی رعایا کی لکھکر
روانہ فرمائی جب عنایت نامہ عالی خلیفہ ثالث کا عامل مصر کو پہنچا
جس امور کو کہ خلیفہ منع فرمائی تہی انکار کر عامل رقیمہ کو مارا اور جو لوگ
شکایت خلیفہ کی حضور مین لائے تھے ایک شخص کو ان مین سے قتل کر
اسواسطے اہل مصر سات سو نفر فریاد کنان مصر سی نکل داخل مسجد نبوی
کے ہوئے اور اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت
اذیت رسانی و قتل عامل مذکور کی کی حضرت طلحہ حال عامل اور استغاثہ

اہل مصر کا خلیفہ کے خدمتمین عرض کی کلام شدید کی اور بی بی عایشہ صدیقہ
رضی اللہ عنہا بھی خلیفہ کو پیام فرمائی اہل اصحاب رسول اللہ تمہاری
خدمتمین حاضر ہوے جور وجفا عامل مصر کا عرض کر درخواست عزل عامل کا
کی تم عزل نہین کئے اب وہ عامل تمہارا انمین سے ایک شخص کو قتل کیا
اب انصاف وداد دہی اُن دادخواہان کی کرو اور حضرت علی مرتضی
رضی اللہ عنہ خدمتمین خلیفہ کے تشریف لا کر فرمای کہ اہل مصر اولا فقط عزل
عبداللہ ابن ابی سرح کی چاہتے تہی اب خون کا وہ لوگ دعوی کرتے
ہین اب آپ انکو موقوف حکومت سے کر انصاف انمین فرماوین اگر خون
انکے طرف ثابت ہو قصاص کرو خلیفہ فرمائی کہ کسی شخص کو تم تجویز کرو
کہ اسکو موقوف کر دوسریکو جا مین اسکے مقرر کرون اہل مصر محمد
بن ابی بکر کیطرف اشارہ کر عرض کی کہ محمد بن ابی بکر کو عامل مقرر فرمائیے

پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ محمد بن ابی بکر سے عہد لیکر عملداری مقرر
فرمائی محمد بن ابی بکر بعد سرفرازی کے ہمراہ کئے انصار مہاجرین کے
اہل مصر کو سات لیکر روانہ مصر کے ہوئے جب تین منزل مدینہ سے
پہنچے ایک غلام کو دیکھے نہایت پریشان و سراسیمہ شتر پر سوار ہے
گویا کسی کو تلاش کرتا ہی اہل قافلہ اس سے پوچھے کہ تو کون ہی اور
کہان جاتا ہی آیا تو کہین سے فرار کیا ہی وہ غلام جواب دیا کہ مین غلام خلیفہ کا
ہون خلیفہ مجکو عامل مصر کیطرف روانہ کی ہین اُس قافلہ مین سے کوئی کہا
کہ یہہ یعنے محمد بن ابی بکر عامل مصر کے ہین وہ غلام جواب دیا کہ مجکو انکے
طرف نہین بھیجے اور انکو خلیفہ کا امر نہین کہونگا پہر وہ غلام راہ لیا محمد بن
ابی بکر چند شخصون کو بہیج اوسکی گرفتاری کی جب وہ غلام آیا محمد بن ابی بکر
اُس سے دریافت کی کہ تو کون ہی وہ غلام سراسیمہ کبھو کہتا کہ مین امیر المومنین کا

غلام اور کہو کہتا کہ مین مروان کا غلام ہون ایک شخص کہ واقف تھا
بولا کہ یہہ غلام امیرالمومنین کا بہ تحقیق ہی محمد بن ابی بکر اس غلام سے پوچھے
کہ تجکو طرف کسکے بہیجے غلام بولا کہ عامل مصر کیطرف پہر کہی کہ کسواسطے
وہ غلام بولا رقعہ کے سات وہ بولے کہ رقعہ تیرے سات ہی بولا کہ
تیرے سات نہین ہی لوگ تالاش کی رقعہ نہین ملا مگر ایک ظرف
خشک تہا کہ وہ حرکت مین خلخل کرتا کہولنا اسکا چاہیے لیکن کہول
نہین سکا آخر اسکو چیرے ناگہان اسمین سے ایک رقعہ سربمہر خلیفہ کے
نکلا نظر کی وہ رقعہ نام سے عبداللہ بن ابی سرح کے تہا محمد بن ابی بکر تمام
اہل قافلہ و مہاجرین و انصار کو جمع کر رقعہ کہو لے مضمون اسکا یہہ تہا
کہ جسوقت محمد بن ابی بکر اور فلان و فلان تمہارے پاس آوین حیلہ کر قتل
انکون کر و اور جو رقعہ انکے ہمراہ ہی باطل جانو جبتک کہ مین حکم نکرون

پنے حکومت پر برحال و قایم رہو جو تمسے نزدیک میرے فریاد لاویگا اسکو
انشاء اللہ تعالی مین قید کرونگا وہ رقعہ کے معائنہ سے اہل قافلہ سراسیمہ
و حیران ہو طرف مدینہ منورہ کے بازگشت کئے اور محمد بن ابی بکر
صدیق حضار مجلس کے مہرون سے اس رقعہ کو بند کر حوالہ ایک شخص کو کی
جب وہ لوگ مسجد نبوی مین داخل ہوے حضرت علی و حضرت طلحہ و زبیر
و سعد اور جو لوگ ہمراہ محمد بن ابی بکر کے تھے اس رقعہ کو کہول کر
پڑہے اور قصہ غلام کا تمام ظاہر کی استماع سے اس حال کے تمام لوگ
تنگدل و ناخوش خلیفہ سی ہوئے اور ابو ذر غفاری اور عمار بن یاسر
اور عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہم کہ ملول سابق سے تھے زیادہ ملول
پذیر ہوئے ہر ایک غضبناک ہو کر اپنے اپنے مکانونکو چلے گئے
اہل مصر خلیفہ کے برکت سرا کو حلقہ کی اور محمد بن ابی بکر قبیلہ بنی تمیم کے

سات خلیفہ پر پورش کی حضرت مرتضی شاہد ہیے اس حال کے طلحہ و
زبیر و عمار کو اور کئے اصحاب بدر کو سات لیکر خدمت مین خلیفہ کے
ہمراہ شتر و غلام و رقعہ کے رونق افزا ہو حقیقت حال دریافت کر
پوچھے کہ یہہ شتر اور غلام اور یہہ مکتوب سر بمہر آپکا ہی یا نہین خلیفہ
شتر اور غلام کو اقبال کر مکتوب سے انکار کر فرمائی کہ قسم خدا رب العزت کی
ہی کہ مجکو لکہنے سے اس مکتوب کے اور روانہ کرنیسے بہی مطلق اطلاع
نہین لیکن مہر میری صحیح ہی حضرت مرتضی فرمائی کہ کیسا ہوگا کہ شتر و
غلام تمہارے ہین رقعہ جو تمہارا نہین اسکو لیجاویگا پھر خلیفہ اوپر عدم
علم و ارسال مکتوب پر طرف حاکم مصر کے حلف فرمائی اصحاب رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلیفہ کو تصدیق کر تجسس کئے خط اس رقعہ کا مروان کا
معلوم ہوا پھر خلیفہ سے عرض کئے کہ مروان جو حضور مین حاضر ہی ہمکو تفویض کرو

خلیفہ مروان کو حوالہ نہین کی آخر اصحاب خشمناک بیت الخلافت
سے نکلے مروان کے شکایت کرتے ہوسے لیکن جانتے تھے کہ حضرت
عثمان حلف خلاف امر پر نہین کی اور لوگ سکھے کہ عثمان کو اس فساد سے
جب بری جانینگے ہم کہ مروان کو تفویض ہمکو کرین کہ ہم اس سے
دریافت کرین کہ بے سبب اصحاب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
حکم قتل کا کرتا ہی اگر حضرت عثمان وہ رقعہ لکھے ہین ہم انکو معزول کرینگے
اور اگر مروان حضرت عثمان کے امر سے لکھا ہی ہم فکر کرینگے اور ان
لوگون نے مکان کو خلیفہ کے حلقہ کی رہے خلیفہ بسبب خوف قتل کے
مروان کو باہر نہ نکالی لوگ کہ دار الخلافت کو حلقہ کی تھے پانی جانے
سے منع کی اسواسطے خلیفہ دولت سرا سے باہر زیب بخش ہو فرمائی کہ
تمہارے بیچ علے یا سعد ہین جواب ہوا کہ حاضر نہین ہین خلیفہ تامل کر ارشاد

فرمائی کہ کوئی ہی کہ علی کو خبر کرپانی مجکو پلاوے و حضرت علی مرتضی
رضی اللہ عنہ کو جب خبر پہنچی تین مشک پانی کے خلیفہ کے خدمتمین روانہ
فرمایا پانی پہنچانی ہین کئے غلام بنی ہاشم اور بنی امیہ کے اس جد و جہد مین
مجروح ہوے الغرض بہت وقت سے خلیفہ تک پانی پہنچا جب حضرت
علی رضی اللہ عنہ کو خبر پہنچی کہ اہل بلوا ارادہ شہید کرنے خلیفہ کا رکھتے ہین
فرمائے کہ ہم کچہ ارادہ شہید کرنے خلیفہ کا نہین رکھتے بلکہ انسے مروان کو
کہ مفسد ہی طلب کرتے ہین پہر حضرت مرتضی جگر گوشون کو اپنے یعنے
حضرت امام حسن و حضرت امام حسین علیہما التحیۃ و السلام کو امر فرمائے
کہ تم شمشیر اپنی لیکر دروازہ بیت الخلافت پر جاکر حاضر رہکر نگاہبانی کرو
اور کسو کو خلیفہ کے نزدیک جانی مت دیو زبیر اور طلحہ و غیرہ اصحاب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اپنے صاحبزادونکو ہمراہ صاحبزادون کے

معین و مقرر فرمائے محمد بن ابی بکر جب یہہ حال دیکھی و ربلوائی لوگ
تیراندازی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے طرف دولت سرا کے آغاز کی
حتی کہ امام حسن و امام حسین و محمد بن طلحہ خون آلودہ ہوئے اور ایک تیر دِ مکہ
کہ خلیفہ کے دولت سرا مین تہا لگا اور قمبر غلام حضرت مرتضی کو سر پر
زخم لگا بسبب زخمی ہونے امام حسن و امام حسین رضی اللہ عنہما کے محمد بن
ابی بکر خایف ہوئے کہ بنو ہاشم مقابلہ کہین نا کرے کہ اسوقت فتنہ زیادہ
ہوگا آخر دو شخصونکا ہات پکڑ کہے کہ بنو ہاشم مجروح ہونے سے
امام حسن و حسین کے مطلع ہونگے سب لوگ علحدہ و متفرق ہونگے
اور ہمارا مطلب حاصل نہین ہوگا اب چلو عثمان کو قتل کرین اور کسو کو معلوم
نہوے محمد بن ابی بکر اور وہ دو شخص بیت الخلافت مین ایک انصاری
کے مکان سے اترے کسو کو اس امر سے اطلاع نہین ہوئی کسوا سطے کہ

تمام لوگ سقف بیت پر تھے خلیفہ کے نزدیک سوا اہل خانہ کے
اوسوقت دوسرا کوئی نہین تھا محمد بن ابی بکر اپنے ہمراہیون سے کہے کہ یہان سوا
عورت کے دوسرا نہین ہی تم یہان ہو مین جا کر اونکو پکڑ لیتا ہون اوسوقت
تم اگر قتل کرو پھر محمد خلیفہ کے نزدیک جا کر لحیہ مبارک کو پکڑ لئے
خلیفہ محمد سے فرمائی کہ واللہ اگر تمہارے باپ تمکو ایسے حالمین کہ
مجھسے کرتے ہو دیکھتے البتہ برا جانتے پھر دوہات محمد کے لرزنے لگے
اور لحیہ چھوڑ دی وہ دونو شخص آگر خلیفہ کو شہید کر اوسیہی راہ سے
وہ تینون گریز کئے اہل خانہ خلیفہ کے اس حال کو نظر کر آواز کی مگر
کوئی آواز انکا سُنا نہین آخر بی بی صاحبہ سقف پر جا کر آواز کی
کہ خلیفہ شہید ہوئے جب لوگ اُترے خلیفہ کو مذبوح دیکھے اور یہہ
خبر حضرت مرتضیٰ اور سعد و زبیر و طلحہ وغیرہ اہل مدینہ کو معلوم ہوئی

سب جمع ہوکر خبر وحشت اثر سماعت کرتے ہی مسلوب العقل ہو
اور خلیفہ کو مذبوح دیکھی حضرت مرتضیٰ وہان سے پلٹکر صاحبزادونکو
فرمائے کہ تم دروازہ پر کھڑے ہو خلیفہ کیسا شہید ہوا اور یک طمانچہ
حضرت حسن کو اور یک مار سینہ پر حسین کو مارے اور محمد بن طلحہ و عبد اللہ
بن زبیر کو کلام سخت فرماکر اپنے مکان کو چلے آئے لوگ ہی حضرت
مرتضیٰ کے حضور مین حاضر ہوکر عرض کی کہ ہمکو خلیفہ ضرور ہی آپ دست
مبارک دراز کرو حضرت مرتضیٰ فرمائے کہ یہہ تمہارے اختیار مین
نہین ہی اہل بدر جس سے راضی ہووین وہ خلیفہ ہوگا جمیع اہل بدر
حاضر ہوکر حضرت مرتضیٰ کے خدمتمین عرض کی کہ آپ اس امر کے
مستحق ہین پہر سب بیعت حضرت مرتضیٰ کے ہات پر کی اور مروان
وہان سے فرار کیا حضرت مرتضیٰ اور حضار حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے

بی بی کے خدمت میں آکر کیفیت شہادت خلیفہ کی دریافت کی بی بی صاحبہ
فرمائے کہ کون شخص شہید کیا مجکو معلوم نہین لیکن محمد بن ابی بکر
دو آدمی نامعلوم کے سات آئے تھے اور تمام کیفیت مذکور ظاہر فرمائے
حضرت مرتضیٰ رضی اللہ عنہ محمد کو طلب کر دریافت حال اور ارشاد
بی بی کا بیان فرمائے محمد عرض کئے کہ واللہ مین کذب نہ کہونگا مین
بارادہ قتل آکر خلیفہ کو پکڑا جب خلیفہ میرے باپ کا
نام لی مین انکو چھوڑ دیا واللہ کہ نہ مین مارا اور نہ انکو پکڑا ہون اور خدای
غفور رحیم سے مین توبہ کرتا ہون ابن عساکر کنانہ مولی صفیہ وغیرہ سے
روایت کی ہین کہ حضرت عثمان کو ایک مرد اہل مصر سے زرد رنگ کہ نام اسکا
حمار تہا شہید کیا اور شہادت خلیفہ ثالث کی وسط ایام تشریق
سن پینتیس مین ہوئی اور دوسری روایت مین اٹہارویں تاریخ

شہر ذیحجہ جمعہ کے روز سن مذکور مین اور دفن مبارک بعد نماز مغرب کے
بقیع مین موافق بعض روایت منگل کے روز ہوا کرکے مذکور ہی بعض
چہارشنبہ کے روز چوبیسوین تاریخ کہتے ہین اور خلیفہ کی عمر شریف
نزدیک بعضون کے بیاسی سال اور نزدیک بعضون کے اکیاسی سال
بعضی چوراسی بعضی چہیاسی سال کہتے ہین اور نماز جنازہ حضرت زبیرؓ
پڑہی راوی کہتے ہین کہ ابتدا فتنہ شہادت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ
اور آخر فتنہ خروج دجال ہی ترمذی مناقب مین عبداللہ ابن سلام
رضی اللہ عنہ کے روایت کئے ہین کہ عبداللہ بن سلام زمانہ بلوائین
حضور مین خلیفہ ثالث کے حاضر ہوے خلیفہ فرمائے کہ تم کس واسطے
آئے ہو عبداللہ بن سلام عرض کی کہ واسطے نصرت آپکے حاضر ہوا
ہون خلیفہ فرمائی کہ باہر جاؤ بلوائیون کو میرے سے دور کرو عبداللہ

باہر جا کر بلوائیون کو کھے کہ ای نا سن جاہلیت مین نام میرا فلان
تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نام میرا عبد اللہ رکہی اور شانمین میرے
قرآن شریف حقتعالی نازل کیا قولہ تعالی وَشَہِدَ شَاہِدٌ
مِنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ و قولہ تعالی قُلْ کَفٰی بِاللّٰہِ شَہِیْدًا بَیْنِیْ
وَبَیْنَکُمْ وَمَنْ عِنْدَہٗ الخ اور حقتعالی فرشتون کو اس شہر مین کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرمائے ہو مقرر فرمایا آگاہ رہو کہ
کہ اگر تم خلیفہ کو شہید کروگے حقتعالی فرشتون سے سیف کو تمہارے
اور تمہاریکو قیامت تک ذلیل وخوار کریگا اہل بلوا اس قول کو سماعت
کرباہم کھے کہ اس یہودی اور عثمان کو قتل کرو اور سیرت محمدی مین
آخر مین اس قصہ کے لکھے ہین کہ اہل بلوا ایک روایت مین انچالیسویٔ
دوسری روایت مین دو شنبہ بست یوم محاصرہ کی اور وہان بن حبان

اور یک آدمی قبیلہ مراد کی زرد رنگ پشت قامت دراز مخالفت میں اخل ہو خلیفہ کو بولے

کہ لوگون سے دین پر ہی ای نعثل خلیفہ جواب فرمائی کہ مین نعثل نہین ہون بلکہ عثمان ابن عفان ہون

اور ملت ابراہیم پر مُسلم ہون مشرکین سے نہین ہون نعثل ایک یہودی

دراز ریش تہا وہ اشقیا اس قول کو تکذیب کر خنجر سے مار فرار ہوے

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ ایک روایت مین ہی کہ جب مصری

واسطے قطع انف مبارک حضرت عثمان کے آیا انگشتان بی بی کے

زخمی ہوے مگر وہ قادر ہوا اور قاتل مین حضرت کے اختلاف ہی بعض محمد بن ابی بکر بعض

رومان بن سرحان بعض جار رکھتے ہین مگر رومان اصح و مشہور تر ہی

اور واقدی کہتے ہین کہ مدت خلافت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے

بارا روز کم بارا سال ہی اور خلاف اسمین نہین کہ عمر شریف ہشتاد و دو سال

کی تہی شمایل مبارک مین کئے روایت مذکور ہین حدیث ابن عساکر مو سی

بن طلحہ سے روایت کئے ہین کہ حضرت عثمان بہت خوبصورت آدمیون
مین تھے **حدیث** ابن عدی بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیئے
ہین کہ جب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام کلثوم کو حضرت عثمان کے
نکاح مین دی ام کلثوم سے فرمائی کہ شوہر تمہارے مشابہت رکھتے ہین
ابراہیم خلیل اللہ اور باپ تمہارے **شمایل مبارک** ابن عساکر کئے
طرق سے روایت کئی ہین کہ تھے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ متوسط قامت
نہ دراز و نہ خورد صورت سفید رنگ زردی قدرے مایل داغ چیچک چہرہ
مبارک پر دراز و گہن دارلحیہ قوی استخوان چوڑی پشت وسعت دار
دراز بازو بال دار کہ بازو کو پوشیدہ کئے تھے سر کے بال خمدار کہ چین
مبارک اوپر نہین تہی خوب صورت آدمیونکی از روے دندان کہ نہایت
چمکدار اور صاف تھے گیسوے مبارک کانون سے نیچے زردی سے خضاب

کرتے اور دندان مبارک کو طلا کے تار سے بندوائے اور نقش خاتم حضرت
عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ کا اٰمَنْتُ بِالَّذِیْ خَلَقَ فَسَوّٰی
تہا روایت ابن عساکر روایت کئے ہین کہ بعد شہادت خلیفہ
ثالث کے خزانہ کو کہول دیکہے کہ یک صندوق مقفل ہی جب اسکو
کہولے اسمین ایک حقہ اور اسمین ایک ورق لکہا ہوا ہی عبارت اسکی یہ ہی
بسم اللہ الرحمن الرحیم عثمان ابن عفان اشہد ان لا الہ الا اللہ
وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ وان الجنتہ حق والنار حق وان
اللہ یبعث من فی القبور لیوم لا ریب فیہ وان اللہ لا یخلف المیعاد
جمیعا علیہا یحی وعلیہا یمیت وعلیہا یبعث انشاء اللہ تعالے
چمن چہارم جو تہا کرامات مین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے
کرامت تاریخ خلفا مین ابو نعیم آوردہ ابن عمر سے روایت

گئے ہین کہ روز جمعہ کے خلیفہ ممبر پر خطبہ فرمارہے تہے جہجاہ غفاری
نامی ایک شخص اگر دست مبارک سے عصا لیکر اپنے پاون مین
رکہہ توڑا ایکسال نہین گذرا کہ حقتعالی اکلہ کی بیماری پاون مین اسکے
پیدا کیا اور وہ شخص اُسی سے مر گیا کرامت ایکروز کوئی صحابی
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے اپنے مکان سے سمرا خلیفہ مین گئے
اثنائی راہ مین کسی ایک نامحرم پر نگاہ کئے اور خلیفہ کے حضور مین حاضر
ہوئے خلیفہ بمجرد ملاحظہ کے فرمائی کہ کیا حال ہی لوگونکا کہ میرے مکان مین
آتے ہین نگاہ سے انکے اثر زنا کا ظاہر ہی وہ صحابی عرض کی یا خلیفہ بعد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بہی وحی نازل ہوتی ہی خلیفہ ارشاد فرمائے
کہ یہہ وحی نہین ہی بلکہ نور فراست ہی کرامت حضرت عثمان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شب شہادت مین خواب مین دیکہے

کہ فرمائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ای عثمان ہمارے نزدیک افطار کر
دوسرے روز خلیفہ کسو کو رہا نکی مخالفون سے مقابلہ کرنے حتی کہ واصل
حضور محمدی ہوے کرامت ایک ثقات سے منقول ہی کہ ایک نابینا
کو دیکہا مین کہ طواف خانہ کعبہ کرتا ہوا کہتا تہا کہ اہی خدا مجکو بخش گمان
نہین رکہتا ہون کہ مجکو بخشیگا تو اسکو کہا مین کہ سبحان اللہ ایسی جای
بزرگ و مقبول مین خدای کریم لم یزل ستار و رحیم کے پاس ایسا کہتا ہی
وہ شخص جواب دیا کہ مجہسے ایسا ہی قصور سرزد ہوا ہی پوچہا مین کہ وہ قصور
کیا ہی جواب دیا کہ جس روز حضرت عثمان کو لوگ محاصرہ کی تہی مین
ایک آشنا کے سات عہد و قسم کیا یا کہ بعد قتل عثمان کے انکی چہرپر ایک
طبانچہ مارونگا جب وہ شہید ہوے اون کے گہر مین دوست کے سات آیا مین
سر مبارک انکا بی بی کے آغوش مین پوشیدہ تہا لکہے ہم کہ چہرہ سے

عاب دور کردو بی کہے کہ ارادہ کیا ہی صاحب میرے کہا کہ ہم واسطے
طمانچہ مارنے چہرہ پر عثمان کے بعد قتل کے قسم و عہد کئے ہین بی بی
فرمائے کہ تمکو لحاظ کچہہ صحبت و دامادی رسول اللہ کا اور دوسرے
فضایل لوانکا خیال نہین وہ آشنا شرمندہ ہو چلے گیا اور مین لحاظ بی بی
کے کہنے کا نا کر طمانچہ انکے چہرہ پر مارا بی بی بد دعا کی کہ خدائتعالی تیرے
ہاتہون کو معاف نکرے ہات تیرا خشک ہوجاوے اور انکہین تیری
کور ہوجاوین قسم ہی خدائتعالی کی کہ ہنوز مین گہر کے باہر نکیا تہا کہ
ہات میرا خشک ہوا اور انکہین میری کور ہو گئے مجکو گمان نہین کہ خدا میرے
گناہ کو بخشیگا کرامت جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید
ہوئے رنگ جنیان بام مسجد نبوی پر نوحہ و مرثیہ ماتم مین انکے بڑی تمام
لوگ حاضرین کو معلوم ہوتا کرامت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ

روایت ہی کہ شہادت کے روز حضرت عثمان کی ایک آواز معلوم ہوئی کہ

ابشر ابن عفان بروح وریحان وبرب غیر غضبان

ابشر ابن عفان بغفران ورضوان یعنی بشارت دیو ابن عفان کو

روح اور ریحان سے اور پروردگار مہربان سے بشارت دیو ابن عفان کو

مغفرت اور رضامندی سے خدا کے جب قاتل کو تلاش کئے کوئی نہیں

تھا کرامت راوی سے مذکور ہی کہ بعد شہادت حضرت عثمان ابن عفان

رضی اللہ عنہ کے تین روز تک لاش مبارک کو رکھے آخر آواز آئی کہ عثمان کو

دفن کرو اور نماز جنازہ مت پڑھو کہ اللہ تعالیٰ نماز پڑہی یعنے اپنے

فضل سے نزول رحمت کیا ہی اوپر کرامت راوی حکایت کئے ہین

کہ ابوذر کے روبرو حضرت عثمان کا ذکر کئے ابوذر غفاری رضی اللہ

عنہا فرمائے کہ مین عثمان کے حق مین سوائے ذکر خیر کے امر دیگر نہ کہونگا

اکسواسطیکہ یکروز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دولت خانہ سے برامد ہو کر

تشریف فرما ہوے مین بہی عقب مین چلے گیا حتی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم ایک مقام پر رونق بخش ہوی مین بہی جا کر سلام کر وہان بیٹھا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمائی کہ ای ابوذر تو کسواسطے ایا

عرض کیا مین کہ خدا اور رسول اسکے دانا تر ہین ناگہان امیر المومنین حضرت

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حاضر ہو کر جانب راست بیٹھے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم فرمائے کہ تمکو کونسی چیز یہان لائی وہ عرض کئے کہ اللہ

ورسول دانا تر ہین بعد اسکے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حاضر ہو کر بازوئے

ابوبکر صدیق کے بیٹھے حضرت رسالت مآب سے سوال و جواب بدستور

اول ہوا بعدہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ حاضر ہو کر جانب راست پر

عمر بن خطاب کے بیٹھے حضرت رسالت مآب علیہ التحیۃ والتسلیمات سات سنگریزہ

دست مبارک مین اٹھائے وہ تسبیح کہنا شروع کئے کہ آواز انکی مکہو
مانند آواز مگس عسل کے معلوم ہوتی بعدہ حضرت دست مبارک سے
رکہدی وہ خاموش ہو گئے بعد اسکے پھر حضرت ان سنگریزونکو
اٹھا کر ابوبکر صدیق کو دی وہ سنگریزے آغاز تسبیح کئے جب ابوبکر
زمین پر رکہی خاموش ہوے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سنگریزونکو
اٹھا کر عمر بن خطاب کے ہات مین دئے وہ بدستور تسبیح کہنا شروع کئے
جب عمر بن خطاب زمین پر رکھے وہ خاموش ہوئے من بعد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم وہ سنگریزونکو اٹھا کر دست مین عثمان کے رکہی وہ
تسبیح کہنا شروع کئے جب عثمان زمین پر رکہی وہ خاموش ہو گئے
گلزار چوتہا ذکر مین اسد اللہ الغالب ابن عم رسول اللہ امیر المومنین
سیدنا حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے چمن مین پہلا

کیفیت اسلام مین حضرت علی رضی اللہ عنہ کے علی ابن ابی طالب
ابن عبد المطلب ابن ہاشم ابن عبد مناف اور نام عبد مناف کا
مغیرہ بن قصے نام قصی کا زید بن کلاب بن مرۃ بن کعب بن لوئی
بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ اور کنیت خلیفہ رابع کی
ابو الحسن ابو تراب جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تھے
بخاری کتاب الادب مین سہل بن سعد سے روایت کئے ہین کہ
بہتر دوست تر نام ہونکا نزدیک علی کے ابو تراب تہا کہ پکارنے
سے اسکے بہت خوش ہوتے تھے وجہ تسمیہ یہ ہی کہ ایکروز بی بی
فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ناخوش ہوکر مسجد شریف مین آکر زمین پر
آرام کی خاک انکے جسم شریف پر لگنے لگی تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم تشریف فرما ہوکر خاک کو انکے بدن سے دور کر فرمائی کہ قم یا ابا

اور اسم مبارک حضرت کے والدہ کا فاطمہ بنت اسد بن ہاشم تہا اور وے
ابن عم رسول اللہ اور داماد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تہے اور بعد
خدیجۃ الکبریٰ کے اسلام ہفت سالگی مین لائے اور ابو طالب سے
اصغر اولاد تہے طالب و عقیل و جعفر و علی ابن عباس سے مروی ہی
کہ چہار خصال علی مین ہین کہ کسی مین نہین اول یہہ کہ آپ اہل عرب و
عجم سے ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز پڑہی اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو بعد وفات کے غسل و کفن و دفن دی سلمان
فارسی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کئے ہین کہ اسلام
علی کا بسبب ابو طالب کے پوشیدہ تہا اور اسلام ابو بکر کا بعد اسلام
علی کے ہی اور ایک روایت مین ہی کہ حضرت علی اور زبیر رضی اللہ
عنہما عمر ہشت سالگی مین اسلام سے مشرف ہوا ابن عباس اور زید بن ارقم

اور سلمان فارسی سے اور یک جماعت صحابہ کرام سے مروی ہی کہ خلیفہ رابع
اول اسلام لائے روایت ابو یعلی حضرت مرتضی سے روایت کئے ہین
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو شنبہ کے روز خدا تعالی کیطرف سے
مبعوث ہوے اور مین سہ شنبہ کے روز اسلام لایا وقت اسلام کے
عمر شریف حضرت علی کی دہ سالہ و نہ سالہ و ہشت سالہ باختلاف
الروایت ہی حضرت علی سے استیعاب مین مروی ہی کہ اللہ جلشانہ کی عبادت
کیا مین قبل عبادت کرنے جمیع اس امت کے اور باقی کیفیت ذکر اسلام مین
حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مذکور ہوئی چمن دوسرا
فضائل مین سیدنا حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ کے فضیلت
روایت ہی کہ علی مرتضی کا تولد خانہ کعبہ مین ہوا اور چشم مبارک بند تھے
اگر کوئی ارادہ مشاہدہ کا کر آغوش مین لیتا حضرت علی مرتضی سے ہم بکوا سکو

لوح لیتے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آغوش مبارک مین لئے اسی وقت
چشم مبارک کھول چہرہ مبارک خاتم الرسل رحمت للعالمین کو ملاحظہ
کی گویا انتظار تہا کہ اول چہرہ مبارک رسول مقبول کا دنیا مین دیکہین
فضیلت روضۃ الاحباب مین لکہا ہی کہ وقت تہیہ ہجرت کے
فرمائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ حقتعالی مجکو اجازت ہجرت کی
دیا ہی اور تمام امانات لوگونکی تفویض حضرت علی رضی اللہ عنہ کے
فرماکر ارشاد کی کہ آج شبکو میرے بستر پر چادر خضری خاصہ اوڑکر راحت
کرو کہ کفار قصد قتل تیرا رکہتے ہین حضرت علی حسب الامر بستر مبارک پر
چادر اوڑ آرام کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اول آیت یسین شریف
کی پڑہ سر پر اُن کفارون کے وال غار کے طرف توجہ فرمائے کفار شبکو
حضرت علی کو عین وقت عزم مین بستر مبارک پر دیکہکر بیت تمسخر کہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش کو نکلے یہہ قصہ بہت دراز ہی اور
مولف کو مطلب اور درپیش ہی جب یہہ جان نثاری علی مرتضی کے
بارگاہ احدیت مین نہایت مقبول و پسند ہوئی حقتعالی حضرت جبرئیل
و میکائیل علیہما السلام کو وحی فرمایا کہ مین تم دونون مین رشتہ برادری کا
مقرر کیا پھر کون سا ایک تم مین سے اپنے حیات کو دوسرے پر سے نثار
کرتا ہی وہ دونون ملایک مقربین عرض کئے کہ ای رب العزت ہم اپنے
اپنے حیات کو دوست و عزیز رکہتے ہین دوسرے کے واسطے کیونکر
نثار کرین ہم حقتعالی کمال رحمت و عنایت سے فرمایا کہ علی ابن ابیطالب
کیسا اپنی جان عزیز کو محمد پر نثار کرتا ہی زمین پر جاؤ اور علی کو کفار سے
نگاہبانی کرو جبرئیل و میکائیل حسب الامر جلیل القدر نزدیک بستر حضرت
مرتضی کے آکر جبرئیل بالین پر اور میکائیل پائین پہ بیٹھے جبرئیل فرماتی

کہ بخ بخ کوئی مانند تمہاری ای علی نہین کہ حقتعالی جل وجلالہ مباہات
تمہاری ملایک پر کیاہی اور اسیہی قصہ مین حقتعالی اٰیۃ شریف وَمِنَ النَّاسِ
مَنْ یَّشْتَرِیْ نَفْسَہُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ رَءُوْفٌ
بِالْعِبَادِ نازل کیاہی **فضیلت** حضرت علی سے مروی ہی
کہ فرمائی حضرت علی کہ آیتہ وَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ
مَّنْ یَّنْتَظِرُ ہمارے حق مین نازل ہی و منہم من قضا نحبہ سے
مراد جعفر و منہم من ینتظر سے مین ہون **فضیلت** حضرت
مرتضی علا بھائین و مبشر بالجنتہ و بہادران مشہورین اور خطباے
معروفین اور اول خلیفہ بنو ہاشم کے ہین **فضیلت** حسن بن زید
بن حسن سے مروی ہی کہ حضرت مرتضی رضی اللہ عنہ کبھی بت پرستی
نہین کی **فضیلت** حضرت مرتضی رضی اللہ عنہ تمام غزوات مین

ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تہی مگر غزوہ تبوک مین کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم انکو خلیفہ مدینہ مین مقرر کر آپ جہاد کو رونق بخش
ہوی تہی **فضیلت** بخاری اور مسلم روایت کئے ہین کہ جنگ خیبر مین
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علم حضرت مرتضی کو عنایت فرما کر کہی
کہ فتح علی کی ہات پر ہوگی سعید بن مسیب فرمای کہ خیبر مین سولا ضرب
حضرت مرتضی کو پہنچے اور کیفیت شجاعت و دلاوری آپکی شہرہ آفاق ہی
فضیلت ابن اسحاق اور ابن عساکر ابی رافع سے نقل کرتی ہین
کہ فرمائی انہونی کہ علی مرتضی دروازہ خیبر کا اوکھاڑ کر تا فتح دست مبارک
مین رکہی جب بعد فتح کی زمین پر ڈالدئے پھر سب لوگ آٹھ شخص اسکو پلٹا
نہین سکے جابر بن عبداللہ فرمای کہ علی جنگ خیبر مین پیش دروازیکا
اوکھاڑ اسپر سے اندر چلی گی بعد فتح کی اُس دروازیکو چالیس مرد اٹھا نہین سکے

فضیلت احمد اور بزار سہیل بن سعد سے روایت کی ہین
کہ وقت تیاری لشکر احد کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمای کل کی
روز مین علم اُس شخص کو دونگا کہ وہ اللہ و رسول کو دوست رکہتا ہی
اور اللہ و رسول اسکو دوست رکہتی ہین اس ارشاد نبوی کو سب اصحاب
ساعت کر تمام شب خیالاتمین گذاری کہ وہ کون ہوگا جب صبح
ہوئی تمام اصحاب دولتسرائی نبوی پر حاضر و متوقع رہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فرمائی کہ علی بن ابی طالب کہان ہی اصحاب عرض کئے
کہ یا رسول اللہ علی کو درد چشم ہی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکو
طلب فرما لب مبارک چشمان نرگسین مین حضرت مرتضی کے لگای اور علم محمدی
عنایت فرمای راوی کہتی ہین کہ حضرت علی کو تمام عمر درد چشم نہو **فضیلت**
مسلم سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جب آیہ مباہلہ ندع ابنائنا

وابنائکم او نازل ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بی بی فاطمہ اور حضرت علی
اور حضرت حسن و حسین رضی اللہ عنہم اجمعین کو طلب فرماکر خدای تعالی کے نزدیک
دعا کی کہ یا اللہ یہہ چہار میرے اہل سے ہین **فضیلت** ترمذی زید بن ارقم رضی اللہ
عنہ سے روایت کئے ہین کہ فرمائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کنت
مولاہ فعلی مولاہ جس شخص کا کہ مین مولا ہون پس علی مولا اسکا ہی
سوای زید کے تیس اصحاب اس حدیث کو روایت کئے ہین **فضیلت**
بخاری اور مسلم سعد بن ابی وقاص سے روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم غزوہ تبوک مین علی مرتضی کو مدینہ مین خلیفہ کر آپ جہاد کو چلے گئے
حضرت علی رضی اللہ عنہ عرض کئے کہ یا رسول اللہ مجکو آپ عورتون لڑکون
مین چہوڑتے ہین فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ ای علی تم راضی
نہین ہوتے ہو کہ تم نزدیک میرے مانند ہارون کے ہو نزدیک موسے کے لیکن بعد میرے

کوئی نبی نہین ہے **فضیلت** ترمذی اور نسائی او ر ابن ماجہ جنا دسے

روایت کئے ہین کہ فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ علی مجسے ہی

اور مین علی سے ہون **فضیلت** ترمذی عبداللہ ابن عمر رضی اللہ

عنہما سے روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک صحابی کو

دوسرے صحابی سے رشتہ برادری مقرر فرمائی اور حضرت علی کو کسی سے

نسبت برادری کے مقرر نہین فرمائی حضرت علی رضی اللہ عنہ آب دیدہ

حاضر خدمت حضرت کے ہو عرض کئے کہ یا رسول اللہ آپ جمیع اصحابین

نسبت برادریکی ایک کو دوسریسے مقرر فرمائی اور مجکو کسی سے برادری

مقرر نہین کی فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ تم میرے برادر دین اور

دنیا مین ہو **فضیلت** ترمذی اور حاکم حضرت مرتضی سے روایت کئے

ہین کہ فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین علم کا شہر ہون علی دروازہ

شہر کا ہی **فضیلت** ابو سعید سے ترمذی نقل کئے ہین کہ فرمائی منافقین کو

بسبب بغض علی مرتضی کے پہچانتے ہین ہم **فضیلت** حاکم حضرت علی

سے نقل کئے ہین کہ فرمائی حضرت مرتضی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و

سلم مجکو یمن کیطرف جانیکا امر فرمائی عرض کیا مین کہ یا رسول اللہ آپ

مجکو امر فرمائی اور مین نوجوان ہون قضا یا نہین جانتا ہون رسول اللہ صلی اللہ

علیہ و سلم دست مبارک اپنا سینہ پر میرے مار کر فرمائی کہ ای پروردگار

دلمین اسکے ہدایت عنایت کر اور زبان کو اسکے ثابت رکہہ اللہ جل شانہ کی

قسم ہی کہ بی شبہ و بی خوف و تشخصو نین حکم مین کرتا تہا **فضیلت**

استیعاب مین مرقوم ہی کہ فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم حضرت علی کو ای علی

مین تجکو تعلیم کرون وہ دعا کہ اگر تم اسکو پڑہین اللہ تعالی تمکو مغفرت کرے

اور تم مغفرت کئے گئے ہو حضرت علی عرض کئے کہ یا رسول اللہ وہ دعا کیا ہی

تعلیم فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائی کہ لا الٰہ الا اللہ الحلیم
العلیم لا الٰہ الا اللہ العلی العظیم لا الٰہ الا اللہ رب السموات
ورب العرش الکریم پھر حضرت رسالت مآب فرمائی کہ تمہارے
واسطے دو قوم ہلاک ہونگے ایک جو شخص کہ زیادتی کرتا ہی دوستی
مین تمہارے دوسرا جھوٹ کہتا ہی جیسا کہ بنی اسرائیل حق مین عیسیٰ
علیہ السلام کے **فضیلت** شعبی سے مروی ہی کہ مغیرہ قسم یاد کر
کہی کہ علی بن ابی طالب کبھی خطا قضا یا مین نہین کی **فضیلت**
بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سی کو رہی کہ فرمایا کہ علی علم سنت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے **فضیلت** ابن عباس سے مذکور ہی کہ حقتعالے
چند جا اصحاب پر عتاب کیا مگر علی کو کہین عتاب نہین کیا **فضیلت**
ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہی کہ نازل نہین علے مرتضی کے سو آیتہ

نازل ہوے **فضیلت** ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہی کہ وقت غضب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوای علی کے کسو کی طاقت نتہی کہ جرات کہ
کلام کرین **فضیلت** ابو یعلی اور بزار بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے
روایت کئے ہین کہ فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو علی کو ایذا دیا
گویا مجکو اذیت دیا **فضیلت** ابو یعلی ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے
روایت کئے ہین کہ فرمای عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تین خصلتان
علی کو حقتعالی دیا ہی کہ اگر مجکو اسمین سے ایک شی جاتی ہر ائینہ بہتر ہوتا مالک ہونے
سے سرخ شترونکے حاضرین عرض کی کہ وہ تین خصال کونسے ہین حضرت عمر فرمائے
کہ تزوج فاطمہ بنت رسول اللہ اور مسجد مین رہنا حالت غیر طاہر مین اور علم
دینا رسول اللہ کا یوم خیبر مین علی کو **فضیلت** طبرانی ام سلمہ رضی اللہ
عنہا سے روایت کئے ہین کہ فرمائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو شخص کہ

علی کو دوست رکھا گویا مجکو دوست رکھا جو مجکو دوست رکھا گویا
دوست رکھا اور جو شخص کہ علی سے عداوت و بغض رکھا گویا مجسے
بغض رکھا جو مجسے بغض رکھا گویا خدا سے بغض رکھا **فضیلت** بزار
اور یعلی اور حاکم حضرت علی سے روایت کئے ہین کہ فرمائی حضرت علی
مجکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طلب کر فرمائی کہ قصہ تمہارا مانند عیسی
کے ہی کہ یہودی بسبب بغض کے خراب اور نصارا بسبب فرط محبت
کے یہان تک کہے شان مین انکے کہ شایان نہین تہا یعنے ابن خدا بول جاتے
ہوئے بعدہ فرمائی کہ آگاہ رہو کہ گروہ خراب ہونگے جو کہ محبت زیادہ
کریگا اور زیادہ حد سے مجکو بڑا دیگا اور خراب ہوگا جو کہ مجسے بغض رکھیگا
کسر شان میری کریگا **فضیلت** احمد اور حاکم عمار بن یاسر سے روایت
کئے ہین کہ فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی کو کہ اشقی

تاس کے دو مین ایک انکا قوم ثمود مین سے عاقر ناقہ کہ احمر تہا دوسرا جو
تمکو شہید کریگا خون سے اس حلق کے اس لحیہ کو تر کریگا اور کئے طرق سے
یہہ حدیث مذکور ہی **فضیلت** عبد الرحمان اپنے باپ سے روایت کئے
ہین کہ کہی انہونے کہ عمر بن خطاب سے ایک مسئلہ استفسار کیا حضرت عمؓ نے
حضرت علی کو طلب کر جواب اسکا حاصل کر ارشاد فرمائی کہ یہہ جواب
ہی **فضیلت** شریح بن ہانی سے مروی ہی کہ بی بی عایشہ صدیقہ
رضی اللہ عنہا سے مسح خفین سے سوال کئے بی بی صاحبہ فرمائی کہ علی سے
سوال کرو حمین **تیسرا** کیفیت شہادت مین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے
طلسم کشایان گنج اسرار ولایت کے ایسا نقل کرتے ہین کہ بعد وفات
حضرت عثمان ذو النورین کے اہل مدینہ دست مبارک پر حضرت علی رضی
اللہ عنہ بیعت کی حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہما کا بیعت کرے

اسیواسطے حضرت مرتضی وقت بیعت کی فرمائی کہ یہ لوگ شکستہ کریگے بیعت
لم مقتم بعد چند روز کے بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کو ہمراہ لیکر مکہ معظمہ اور
بصرہ کے طرف جاکر قاتلین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو طلب کئے
اور فیمابین مقابلہ رہا حتی کہ زبیر اور طلحہ تیرا ہزار مردم قتل ہوے طلحہ کے
قاتل کو حضرت مرتضی فرمائے کہ بشروہ بالنار یعنے بشارت دیو
اسکو نار جہنم سے اور ایسا ہی ہوا کہ وہ شخص اپنے کو ہلاک کر واصل
جہنم ہوا حضرت مرتضی بعد استماع اس حادثہ کے فرمائی کہ صدق رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور بعد اس جنگ کے فیمابین حضرت مرتضی
وحضرت معویہ کے مقابلہ ومقاتلہ رہا کہ قصہ اسکا اگر لکھا جاوے
ایک دفتر علحدہ ہوتا ہی یہہ مختصر گنجایش اسکے نہین رکھتی ہی اور یہ ضمن
مین شہادت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مختصرًا کیفیت بیعت

حضرت علی کی مذکور ہو چکی اعادہ کرنا اسکا حاجت نہین اور سبب
شہادت حضرت علی کا یہہ ہوا کہ جب فیما بین حضرت مرتضی اور حضرت
معویہ کے مقاتلہ شدید ہوا کہ تمام لوگ اس حادثہ سے تنگ ہوئے
تمہ شیر نفین عبد الرحمان ابن ملجم مرادی اور برک بن عبد اللہ تمیمی اور عمر
بن بکر تمیمی جمع ہو کر مشورت کی کہ علی بن ابی طالب اور معاویہ
بن ابی سفیان اور عمر بن العاص کو ایکشب مین قتل کر تمام خلایق کو
راحت دیوین ہم عبد الرحمان بولا کہ مین علی کو اور برک بولا کہ
مین معاویہ کو اور عمر بن بکر بولا کہ مین عمر بن العاص کو قتل کرتا ہون باہم
مشورت کئے کہ گیارہوین تاریخ یا ستروین تاریخ شہر رمضان مین
یہہ واقعہ ظہو ہووے پھر ہر ایک اپنی راہ لی عبد الرحمان کوفی مین آ کر
خوارج سے ملکر سب حال اور ارادہ اپنا ظاہر کیا اور حضرت علی جمعہ کے

شب کو سترویں شہر رمضان سن چالیس میں ہجرت سے خواب راحت سے
بیدار ہوکر حضرت حسنؓ کو فرمائے کہ مین ابہی وقت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھہ عرض کیا کہ یا رسول اللہ امت سے
آپکے مجکو اذیت اور تکلیف بہت پہنچی حضرت نے جواب ارشاد
فرمائے کہ انکے واسطے خدا کے پاس بد دعا کرو مین خدا سے دعا کیا
کہ ای اللہ تعالی انکو مجہسے بدل کر کہ انسے مجکو بہتر دے اور مجکو انسے
بدل کر کہ مجہسے اشرار ان پر مقرر فرما جب ابن نباح موذن آواز دیے
کہ الصلوة الصلوة عبد الرحمان حایل ہوکر ایک
شمشیر سر شریف پر مارا کہ زخم اسکا کان تک اترا
اور اس ملعون کو حاضرین پکڑ لی جمعہ اور ہفتہ کے روز اسکو رکہی حضرت
مرتضی شب یکشنبہ میں وفات فرمائی حضرت حسن و حسین و عبد اللہ بن جعفر

غسل دی اور امام حسن رضی اللہ عنہ نماز جنازہ پڑہی اور بیت الامارت
کوفہ مین دفن کر عبدالرحمان بن ملجم کہ ہات پاون کاٹ کر آگ مین
جلادئی اور مستدرک مین سدی سے منقول ہی کہ ابن ملجم قطام جو خارجیہ تہی
عاشق ہوکر نکاح کیا اور مہر اسکا تین ہزار درہم اور قتل حضرت مرتضی کا
مقرر کیا اور کوفہ مین آکر شمشیر کو ہزار درہم دیکر خرید کر زہر پلایا ابو بکر
بن عیاش سے مذکور ہی کہ بسبب خوف خوارج کے روضہ مبارک
بی نشان کی اور شریک کہے جنازہ مبارک کو حضرت حسن مدینہ کیطرف
لیگئے ابن عساکر سعید بن عبد العزیز سے نقل کئے ہین کہ بعد وفات کے
جنازہ مبارک کو خلیفہ رابع کے واسطے دفن کرنے ہمراہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے شتر پر لیکر چلے شتر راہ مین شرارت کر فرار ہو
کہان گیا معلوم نہین بعضے کہے ہین کہ وہ شتر بلاد طی کو گیا وہان کے

لوگ نعش مبارک کو اُتار کر دفن کی استعاب مین قوم ہی قطام کو وقت نکاح کے
ابن ملجم بولا کہ اگر مجکو بدلے مین علے کے نہین مار نگی تجکو شادی کرونگا
اور اگر قتل کرینگی جنت ہی اور ایک روایت مین ہی کہ ہمراہ ابن ملجم
کے شبیب بن بحرہ بہی تہا اول شبیب مارا تہا اسکا خالی گیا
پہر ابن ملجم مارا اور شبیب فرار ہوا اور حضرت علی مرتضی رضی اللہ
عنہ قطام کے باپ کو قتل فرمائی تہی اسطواسطے وہ خصومت خلیفے
سے رکہتی تہی اور مدت خلافت چار سال چار مہینے اور دوسری
روایت مین چار سال پانچ مہینے تہے اور عمر شریف باستہ سال کی
وقت وفات کے تہی اور نقش خاتم حضرت علی کا نعم القادر اللہ
تہا شمائل مبارک شمائل مبارک مین حضرت علی رضی اللہ عنہ کے
استیعاب مین بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہی کہ تہے حضرت مرتضے

متوسط قامت مایل بکوتاہی سیاہ چشم نہایت پاکیزہ چہرہ حسن دار
گویا کہ چودہوین رات کا چاند کلان شکم چوڑی پشت قوی وسخت ہات
باریک اور نازک گردن گویا صراحی چاندی خالص کے تابان ہی صاف
جبین اور صاف سر مبارک جانب مقدم سے بے موگہندار اور بڑی
داڑہی بلند وسخت بازو سر انگشت مانند شیر کے اور بازو بسبب کوتاہی
دست کے جدا معلوم نہین ہوتے اور وقت چلنے کے نہایت
جلدی وقوت سے چلتے حضرت مرتضی اگر کسو کا ہات پکڑ لیتے اسکو چہوڑ نیکی
قدرت نہوتی گویا جان اسکی نکل جاتی فربہ اور بہاری جسم مضبوط اور قوی ساعد دست اور
وقت چلنے کے جنگ مین سرعت اور قوت سے جاتے جمیع جو تہا کرامات مین حضرت مولی
مشکل کشا حضرت علی حیدر رضی اللہ عنہ کے کرامات مین حیدر کرار سے
روایات بیشمار وحکایات عجیبہ وارد ہین کرامت روایت صحیح

ثابت ہوا کہ حضرت مرتضی جب اسپ پر ارادہ سواریکا کر رکاب اول
مین قرآن شریف شروع کر دوسرے رکاب مین قدم رکہہ راست بیٹھتے
اتمام قران مجید کا کرتے کرامت اسما بنت عمیس رضی اللہ
عنہا سے روایت ہی کہ بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا فرمائی کہ جس شب کو
حضرت علی مرتضی میرا ہمبستر ہوے نہایت خایف ہوئی مین کس واسطے
کہ زمین علی مرتضی سے کلام کرتی اور اخبارات ظاہر کرتی تہی صبح کو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتمین جا کر عرض کری مین رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم بعد سجدہ شکر کے فرمائے کہ ای فاطمہ مبارکباد
تمکو ہووے کہ خدائتعالی تمہارے شوہر کو سابر خلایق پر فضیلت اور بزرگی
عنایت کیا اور زمین کو حکم کیا کہ اسے اخبارات جو کچہ کہ روی
زمین مین مشرق سے مغرب تک ہووے ظاہر کرے کرامت

جب امیر المومنین علی حیدر کرم اللہ وجہہ کوفہ مین رونق افروز ہوئے
حضرت کے ہمراہیون مین ایک جوان تہا کہ ہموارہ خلیفہ سے مخالفون
محاربہ و جنگ کرتا وہ جوان ایک عورت سے کوفہ مین نکاح کیا ایک روز
حضرت امیر المومنین بعد نماز صبح کے کسی شخص حاضر کو فرمائی کہ فلان
محلہ مین جاؤ اُس جا ایک مسجد اور اسکے پہلو مین ایک مکان ہی اسمین
ایک عورت اور مرد رہتے ہین کہ باہم جنگ کرتے ہین انکو طلب
کر لے آؤ وہ شخص حسب الامر جا اُن دونونکو حاضر کیا امیر المومنین اسے
مخاطب ہو فرمائی اجکی شب کو باہم تمہارے بہت نزاع ہی
وہ جوان عرض کیا کہ یا امیر المومنین مین اُس عورت سے نکاح کیا جب
واسطے مقاربت کے نزدیک اسکے گیا مین مجکو نفرت پیدا ہوئی کہ
اگر ممکن ہوتا اُس عورت کو اُسی لحظہ اپنے سے جدا کرتا وہ عورت

مجسے جنگ و نزاع شب سے یہانتک کہ حکم طلب حضرت کا آیا کرتی
رہی حضرت امیر اہل مجلس کو فرمائی کہ بہت سے امور ایسے ہین کہ متنجا صمین کو
اطلاع کئی جاتی ہی غیرونکو اطلاع کرنا مناسب نہین سوا وہ زوج
وزوجہ کے دوسرے لوگ بیرون خلافت سرا ہوے امیر المومنین اُس
عورت کو فرمائی کہ تو اس مرد کو جانتی ہی کہ کون ہی وہ عورت
انکار اطلاع سے کرتی حضرت مرتضی فرمائی کہ مین تجکو یاد دلاتا ہون
اور واقف کرتا ہون مگر تو انکار امر حق سے متکر وہ عورت
عرض کئی کہ یا خلیفہ مین انکار ہرگز نکرونگی پہر حضرت علی مرتضیٰ
رضی اللہ عنہ فرمائی کہ تو فلان بیٹی فلان کی ہی یا نہین وہ عورت تصدیق
کی پہر فرمائے کہ تیرا ایک چچیرا بہائی تہا کہ تم باہم بہت دوستی
و موافقت رکہتے وہ عورت عرض کی کہ سچ ہی یا امیر المومنین

پھر حضرت مرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرمائی کہ باپ تیرا چاہا کہ لسے تجھے
نکاح کر دے اور اسکو مکان سے باہر گیا وہ عورت کہی کہ سچ فرمائے
یا امیر المومنین پھر فرمائی کہ تو یکروز باہر مکان کے واسطے قضا حاجت
کے گئی اور وہ شخص تجکو پکڑ کر مجامعت کیا اور تو اس نطفہ سے
حاملہ ہوئی اور اس قصہ کو باپ سے پوشیدہ کر ماں سے اپنے ظاہر کی
جب درد زہ شروع ہوئے تیری ماں تجکو گھر سے ایک گھر لیجا کر
چنانچہ جب لڑکا تولد ہوا تیری ماں اس فرزند کو پارچہ میں لپیٹ کر
گھر پر ڈالدی اور ایک کتا آکر اسکو سونگنے لگا تیری ماں واسطے ا
دفع کے ایک پتھر سے کتے کو ماری وہ پتھر بچکے سر کو لگا سر سے
اسکے خون نکلا تیری ماں ایک پارچہ سے سر اسکا باندکر چھوڑائی پھر حال اسکا
تمکو معلوم نہیں کہ کیا ہوا وہ عورت عرض کی یا خلیفہ رسول جو آپ

ارشاد فرمائی حال ایسا ہی ہی سوائے میرے اور ہان کو میرے تئیں کو
اطلاع اس حال سے نہیں تہی حضرت امیر المومنین خلیفہ رسول اللہ
فرمائی کہ فلان قبیلہ اُس کودک کو لیجا کر پرورش کی جب وہ بڑا ہوا
ہمراہ اس قبیلہ کے کوفہ مین آیا اور وہ لڑکا تجہسے نکاح کیا پہر اُس
جوان کو آخر فرمایا کہ سر برہنہ کر وہ جوان سر برہنہ کیا اثر اس سنگ کا
سر پر اونکے موجود و حاضر تہا پہر عورت کو فرمائی کہ یہہ فرزند تیرا ہی
خدا تعالی اوسے کہ تو اوسپر حرام تہی بچایا اب اپنے فرزند کو
مکان مین لیجا وہ دونو چلے گئے **کرامت** ایکروز اہل کوفہ
خلیفہ رابع کی خدمتمین حاضر ہوکر شکایت زیادتی آب فرات کی کیئے
کہ یا خلیفہ تمام کشت و زار خراب ہو گئی آپ حقتعالی سے دعا فرمائے
کہ آب فرات کم ہووے خلیفہ رسول اللہ وہان سے دار الخلافت مین

رونق افروز ہوئے اور تمام لوگ امیدوار دیوڑھیٔ دولت سرا پر حاضر رہے
امیرالمومنین جبہ و عمامہ شریف رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا ا
عصاء مبارک دست شریفین لیکر اسپ پر سوار ہو طرف فرات کے
توجہ فرمائے صاحبزادگان بلند اقبال اور تمام لوگ ہمراہ رکاب محبت
انتساب ہو کنارۂ فرات پر تشریف فرما ہو دو رکعت خفیف ادا کر
عصاء محمدی کو ہات مین لیکر ہمراہ سیدنا امیرالمومنین حضرت امام حسن
و امام حسین رضی اللہ عنہما کے پل پر زیب بخش ہو کر عصا آب کو
کی آب فرات ایک گز کم ہوا پھر حضرت مرتضی ارشاد فرمائے کہ اسقدر
کم ہونا کافی نہین حاضرین عرض کیے کہ اس سے زیادہ کم ہونا خواہش ہی المومنین
دو مرتبہ اشارہ کی جب پانی تین گز کم ہوا حاضرین ایک شور سے کہے
اسقدر کافی ہی یا امیرالمومنین پھر حضرت امیرالمومنین دولت سرا کو

ہنفت فرمائی کرامت ایکوقت کسی سفرمین خلیفہ کا گذر میدان
کربلامین ہتو جانب راست اور جانب چپ متوجہ ہوکر بہت گریہ فرماکر
ارشاد کی کہ واللہ یہی جای استقر شہانی اور شہید ہونیکی ہی اصحاب عرض کیے
کہ یا امیر المومنین یہہ موضع کونسا ہی اور کونسے قوم مارے جاوینگی ارشاد
فرمای کہ یہہ موضع کربلا ہی اور اس جائے ایک قوم مارے جاوینگی وہ
بیحساب جنت مین داخل ہونگے اور کچہ اثر او نشان اسکا بیان نفرما
لوگ ہی کچہ تاویل اسکی نکئے حتی کہ امیر المومنین و امام المسلمین سیدنا
امام حسین رضی اللہ عنہ شہید ہوے کرامت حقتعالی واسطے
حضرت مرتضی رضی اللہ عنہ کے دو وقت آفتاب کو بیوقت
واپس کیا پہلا وقت حیات مین جناب رسالت مآب علیہ التحیۃ والسلام
کے کہ ذکر اسکا موجب زیادتی کلام کا ہی دوسرا وقت بعد وفات

رسالت مآب کے قصہ اسکا یہہ ہی کہ جب لشکر خلیفہ کا طرف بابل کے
توجہ کیا جب کنارہ فرات پر پہنچا خلیفہ رسول اللہ چند اصحاب سے نماز ادا
فرمای باقی اصحاب واسطے عبور چارپایون اپنے متوجہ ہوئے کہ ناگہان
آفتاب غروب کیا اصحاب مرتضی باہم اس امر مین کلام کئے
جب یہہ خبر امیر المومنین کے سماعت ہایون مین پہنچی امیر خدا کے جناب مین
دعا مانگی حقتعالی آفتاب کو امر فرمایا وہ رجعت قہقری کیا جب تمام
اصحاب نماز سے فارغ ہوے آفتاب پھر غروب کیا وقت غروب کے
آواز مہیب ہو لناک آتی تہی راوی کہتے ہین کہ ہم تمام لوگ خایف ہو تسبیح تہلیل و استغفار
شروع کئے کرامت ایکروز حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اپنے
اصحاب سے فرمائی کہ کچہ تدبیر ایسی کیجئے کہ آخر کام اپنا معلوم ہو و اصحاب
عرض کئے کہ تدبیر اسکی ہمکو معلوم نہین معاویہ کہے کہ اس حال کو علی ابن ابی طالب سے

ایک تدبیر سے دریافت کیا جاوے جو کہ انکے زبان پر گذریگا امر حق
ہوگا نہ باطل پہر تین شخصونکو اپنے معتمدون سے طلب کر فرمائی کہ تم
کوفی مین ایک کے بعد ایک جاکر مرجانا میرا ظاہر کرو لیکن کیفیت مرض
اور تاریخ وساعت مرگ اور امامت نماز جنازہ مین اور موضع
دفن مین متحد ومتفق اللفظ والمعنی رہین یا اختلاف نہ معلوم ہووے پہر
تین شخص شام سے طرف کوفہ کے گئے اور ہر روز ایک ان تین مین سے
داخل بلدہ ہو ذکر مرجانا معاویہ کرتا لوگ غافل اس شخص کو نہایت
خوشی سے خلیفہ کے حضور مین لاتے خلیفہ کچہ جواب نہ دیتے بلکہ خاموش
رہے اہل کوفہ خلیفہ کے خدمت فیضدرجت مین عرض کی کہ اب خبر
قرین بصدق ہوی آپکا جا مقابل مرگیا پہر آپ اس خبر سے مسرور نہوے
موجب اسکا کیا ہی امیرالمومنین فرمائے کہ کبہی یہہ خبر صحیح نہین بلکہ معاویہ

انتقال نہین ہوگا جب تک یہہ اور اشارہ فرمائے لحیہ مبارک کے طرف
پھر فرمائی کہ اسے اور اشارہ گلوئی مبارک کے طرف کرفرمائے کہ رنگین و تیر
نہو وسے اور بیٹا کلیجے کے چابنے والیکا اوسے لعب نکریگا
وہ تینوں اس خبرکو معاویہ کے پاس لیگئے کرامت امیرالمومنین
امام حسین رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جب وفات حضرت مرتضیٰ کا
ہوا کہ آواز آئی کہ گوینده کہتا ہی کہ تم لوگ باہر جاؤ اور اس بندۂ خدا کو
ہمارے پر چہوڑ دیو ہملوگ باہر مکان کے چلے گئے پھر ایک آواز آئی کہ محمد علیہ
السلام اور خلفاے انکے گذرے اب نگاہبانی امت کی کون کریگا
دوسرا جواب دیا کہ جوکہ پیروی انکی کریگا اور انکی چال پر چلیگا جب آواز
موقوف ہوئی اور اندر مکان کے اکر حضرت مرتضیٰ کو غسل کیئے
ہوئے اور کفن مین پیچیدہ دیکھے ہم کرامت حکایت ہی کہ

ہارون رشید ایکروز میدان غزنین مین واسطے شکار کے نکلا آہوان
ایک مقام مین پناہ گیر ہوے ہر چند کہ سگ و چیتہ وغیرہ جانوروں کو واسطے
شکار کے رہا کی پھر پلٹ آئی کچہ شکار نکی ہارون رشید وجہ اسکی
دریافت کیا ساکنین وہان کے ظاہر کئے کہ ہم اپنے بزرگون سے اور
آباواجداد سے سماعت کئے ہین کہ اس جاسے مزار مبارک اسداللہ
الغالب حضرت مولا مشکل کشا کی ہی ہارون رشید ہر سال اُس مقام مین
عرس شریف اور زیارت کرتا کرامت امام مستغفری ایک صالح سے
حکایت لکھے ہین کہ کہی انہونے کہ ایکروز خواب مین دیکھا مین کہ حشر
برپا ہی اور تمام خلایق حسابگاہ مین حاضر ہین اور پل صراط قایم ہی
پل صراط سے گذرا مین ناگہان نظر کیا کہ خاتم الرسل و ساقی روز قیامت
و شفیع امت گنہگاران محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کنارہ حوض

کوثر پر جلوہ آرا ہین اور سیدنا حضرت امام حسن و امام حسین رضی اللہ عنہما
خلایق کو آب کوثر مرحمت کر رہے ہین دو برو صاحبزادونکے گیا
مین کہ مجکو بہی آب دیوینگے صاحبزادے آب عنایت نفرمائے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین گیا مین اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ
صاحبزادونکو امر فرماوین کہ مجکو آب کوثر سے سرافراز کرین رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے کہ تجکو آب وے نہ دینگے پھر سبب اُسکا دریافت
کیا مین در جواب ارشاد نبوی ہوا کہ ایک شخص تیرے محلہ مین علی ابن ابی طالب
کو بد کہتا ہی اور تو اُس حرکت سے اسکو منع نہین کرتا عرض کیا مین کہ
یا رسول اللہ خوف کرتا ہون کہ وہ شخص مجکو ہلاک کرے اور مین طاقت
مدافعت اُسکی نہین رکھتا ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک چھری
مجکو عنایت کر فرمائی کہ اب تو جا کر اسکو مار مین خواب مین اُس چھری سے

اسکو قتل کر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتمین حاضر ہو
عرض کیا کہ یا رسول اللہ حسب الامر اسکو قتل کر آیا ہون مین پھر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کو امر فرمائے
کہ اسکو آب کوثر دیو صاحبزادے مجکو آب کوثر سرافراز فرمائے
اب یاد نہین رہا کہتا ہون کہ مین آب کوثر پیا یا نہین جب صبح سے
بیدار ہوا نہایت خوف اور وحشت مجکو غالب ہوئی پھر اٹھکر
وضو کر نماز مین مشغول ہوا جب صبح ہوئی آواز ماتم کی آئی کہ فلان
شخص کو کوئی بستر خواب مین مار گیا ہی کہا مین سبحان اللہ کیہ
خواب عجب ہے اسنتے ہی حاکم کے لوگ آکر اسکے اہل محلہ کو پکڑ
لیگئے اور مین بے طلب حاکم کے خدمت مین جا کر کہا مین قاتل اس مقتول کا
ہون حاکم بولا کہ خرابی ہووے تجھپر کسواسطے قتل کیا تو پھر مین تمام

قصہ خوابکا ظاہر کیا مین حاکم منصف تہا بولا کہ جزاک اللہ خیر تو اور
تیرے قوم تمام بیگناہ ہین اور سب کو رہا و رخصت کیا کرامت
مدینہ طیبہ مین ایک بدبخت تہا کہ خدمت مین امیر المومنین حضرت علی مرتضی
کرم اللہ وجہہ کے کلمات ناشایستہ کہتا سعد بن مالک اسکے حق مین
دعاء بد کی ایکروز وہ بدبخت اپنی شتر کو قلادہ سے دروازہ کی باندہکر
مسجد نبوی مین اندر مجلس کے آکر بیٹھا وہ شتر بعد تہوڑی دیر کے مسجد مین
آکر اپنی مولا کو منہہ مین پکڑ کر اٹہا لے گیا نیچے سینہ کی لیکر ملڈالا اعُوذُ
بِاللہِ مِنْ سُوْءِ الْخَاتِمِ وَاتِّبَاعِ الشَّہَوَاتِ وَرَزَقْنَا تَوْبَۃً نَصُوْحًا بِحُرْمَۃِ
رَسُوْلِ الثَّقَلَیْنِ وَصَاحِبِ قَابَ قَوْسَیْنِ وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ
بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ط

قطعہ تاریخ شہنشاہ کشور شاعری سریر آرای شہرستان

سخنوری جناب مولوی حافظ میر شمس الدین فیض مد ظلہ العالی

تصنیف چو کرد بیکر سالہ — فضل رحمان محفل آرا
سال تکمیل فیض فرمود — بنوشت کتاب بہجت افزا
۱۲ ۸۰

ایضاً

عصر نے عرض کی یوں آن کے اک دن فیض — فضل رحمان جو ہی عالم و دانا معصوم
حال اصحاب نبی ہیں یہ کتاب اک لکھی — اسکی تاریخ کریں آپ بھی کچھ ہی منظوم
وہیں بیساختہ تاریخ یہہ ارشاد ہوئی — حال اصحاب کبار اسمیں ہی کل مرقوم
۱۲ ۸۰

قطعہ تاریخ منشی خامہ گہر ریز احمد علی صاحب عصر

مولوی فضل رحمان منصفم — عالم و علامہ فقہ و اصول
مفتی دین ہادی شرع متین — انتخاب دہر از اہل قبول
دوستداران چو گل در باغ عیش — دشمن او باد دایم دل ملول

کرد تصنیف یکر سالہ در سیر	حال اصحاب نبی روی شمول
عصر سالش بجوی فکرم گفت	جملۂ اخبار اصحاب رسول

قطعہ تاریخ قدح خوار شیرستان بلاغت منشی عبد الصمد صاحب

کتاب گشت رقم در فضایل اصحاب	ز حسن صدق و صفا از جناب مولانا
صمد چو در پی تاریخ او نمودم فکر	ندایم آمده زیب فضایل الشہدا

ولہ

حال اصحاب مین ہوی ہے صمد	فضل رحمان سے اک عجیب کتاب
پڑھہ یہہ تاریخ با سر اخلاص	چار گلزار نسخہ اصحاب

قطعہ تاریخ از فادر حسین نشیق

منصف ما فضل رحمان مولوی	آفتاب آسمان اعتلا
شمع نور افروز بزم اہل فضل	نخلبند بوستان اہتدا

گلبن باغ فصاحت کا ثمر — گوہر کان بلاغت بی بہا

نکتہ دان و نکتہ سنج و نکتہ ور — اہل علم و حلم و ہم جود و سخا

بہر فیض خلق اک نسخہ عجیب — مدحت اصحاب کبرا مین لکھا

ہی یہی تاریخ اتمام اسکی نسق — بیخزان گلزار شہدا ہو گیا

قطعہ تاریخ چکیدہ قلم فصاحت شیم خواجہ غلام احمد متخلص باحمد

عندلیب خامہ وقت صبح میخواند این نوید — در گلستان فصل گل آمد بهنگام سعید

حرف زرین گر دہمین در وصف عبد القادری — شہرۂ انصاف و بر عالم بالا رسید

در بلاغت در فصاحت ہم بعلم و ہم عمل — ایزد دادار در جہان یکتای عالم آفرید

می نماید بیگمان راہ ہدایت خلق را — حسب فرمان خدا از وعدہ و ہم از وعید

ہست خلقش فیض جان باد فضل اللہ بود — دشمنانش باد لرزان و ایما مانند بید

نسخۂ کامل اصحابی تصنیف کرد — تا مفصل جان بر دلہای ما گردد پدید

سال اتمامش چنین تحریر کردم احمدا — شد عجیب ایجاد نامی چارگلزار شهید
۱۲ ۹ ۵ ۱۲

وله

مولویم عبد قادر مصنف علامهٔ — واقف تفسیر فرقان و حدیث با صفا

چون کنم توصیف او را از زبان خود بگو — شهرهٔ انصاف و عدلش منتهی انتها

دشمنانش باد پامال ستون فلک — دوستانش حق بدارد شاد و خرم سالها

فضل رحمانست فرزندی زفضل الله ملو — حق بدارد در جهان با عمر و دولت پایها

نسخهٔ ایجاد فرمودست در علم سیر از ذات خود — خوش فصاحت خوش بلاغت خوب از طبع رسا

مشتمل بر وصف اوصاف صحابای کرام — هم ز صبر و هم شکیبای شهدای بلا

مژدهٔ هاتف با احمد داد از تاریخ ختم — بی بها اوصاف وصف دستدار مصطفی
۱۲ ۵

ایضًا

بنائی ہین یہ رسالہ ایک خوش تصنیف سے لانا — کہ جنکا نام ہی مشہور علما اور فضلا مین

کہا تاریخ اسکی یہ غلام احمد اکرم		ہوا مجموعہ کیا مطبوع تعریف صحا…

ولہ

گئے تیار مجموعہ مری جب شوق سے احباب		برای سب مقاصد شیخ و شاب کے ا…
لکہی تاریخ اتمام اسکی احمد نے بصد فرحت		ہوا نسخہ عجب اوصاف مین اصحاب کے با… ۸۰ ۱۲

تمت

۴۴
۴

اضعف العباد محمد رشید الدین ابن مولوی قاضی محمد حمید الدین صدیقی غفر الله له ولوالدیه این کتاب مستطاب را که در تحقیقات
کرامات و حالات اصحاب کرام حضرت خیر الانام علیه الف الف التحیة والسلام بس معجز و مختصر و کم یاب بدیدم بسعی و تردد
تمام مطبوع کنانیدم تا مشتهر آفاق گشته همگنان از خاص و عام بهره یاب شوند و یک قصیده نعتیه نیز در توصیف
نعلین مبارک حضرت مصطفی صلی الله علیه و آله وسلم که از فکر خام این کم نام است در خاتمه همین کتاب ساختم که تا این هم مشتهر
آفاق گشته بقرائت بندگان خدا در آمده موجب مغفرت و باعث نجات خود و اسلاف و اخلاف گردد.

قصیده

[illegible]

...عاصی که جویند جمله بندگان	من ظل نعلین ترا جویا شوم روز جزا	یا رب رشید پر خطا در بس جرم و خطا	بخشی بعین لطف خود از جاه نعل مصطفی